KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رجسٹرڈ

المنتہیٰ

7

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلّہ

جنوری تا مارچ 2019ء

مدیر اعلیٰ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی
اَلْمُنْتَہٰی
رجسٹرڈ

جلد 2 | جنوری تا مارچ 2019ء | شمارہ 7

زیرِ نگرانی
حضرت علامہ پیر سید محمد احسان قبلہ
حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ

سرپرستِ اعلیٰ
عالمی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام خواجہ
محمد بدر عالم جان

مدیرِ اعلیٰ
خواجہ غلام دستگیر فاروقی

مدیر
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلسِ ادارت
نواسہ فقیہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری
علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
محمد ثاقب رضا قادری
پروفیسر علی وقار قادری

مجلسِ مشاورت
ظہیر عمران ایڈووکیٹ | علامہ محمد اصغر شاکر | عرفان محمود برق | قاری نعیم احمد سلطانی

نگرانِ طباعت: حافظ محمد آصف قادری
متعاون: حافظ علی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

سرکولیشن انچارج
قاری محمد مجید نوری | قاری نور نبی نقشبندی | حافظ حماد ملک | 0306-4373145 0342-5428102 0303-5238504

قیمت فی شمارہ -/40روپے

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

سالانہ خریداری -/200 مع ڈاک

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرودی) شکرگڑھ
زونل آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور
E-mail:farooqi4156@hotlook.com

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حمد باری تعالیٰ

خدائے کون و مکاں سب کا پاسباں تُو ہے
کریم و رازق و خلاقِ اِنس و جاں تُو ہے
ہر اک شئے میں ہر اک رُوح میں رواں تُو ہے
وہاں خِرد کی رسائی نہیں جہاں تُو ہے
ازل سے خاص حجابوں کے درمیاں تُو ہے
کوئی بتا نہ سکے گا کبھی، کہاں تُو ہے
زباں زباں پر ہے دن رات داستاں تیری
نظر سے دور سہی، اپنے درمیاں تُو ہے
عجب ہے تیرے جمال و جلال کا عالم
ہر اک موج میں ہر برق میں رواں تُو ہے
صبا کی روح میں گرمی تیری اداؤں میں
عیاں شعور پہ ہے، آنکھ سے نہاں تُو ہے
تری نگاہِ کرم سے ہر ایک شے کا وجود
زمین تیری، زماں تو ہے، حرزِ جاں تُو ہے
خدائے پاک کی تعریف میں ہے حرفِ سُخن
نصیر آج خود اپنے پہ مہرباں تُو ہے

سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اے خاتمِ پیغمبراں ﷺ

تیرے سبب سے ہر جہاں، اے خاتم پیغمبراں
تیرے لیے ہے ہر زماں، اے خاتم پیغمبراں
تخلیق میں اوّل ہے تُو تبعیث میں آخر ہے تُو
جانِ جہان تو این و آں، اے خاتم پیغمبراں
آقا تجھی سے حسن ہے آقا تجھی سے نظم ہے
تیرے قدم روشن نشان، اے خاتم پیغمبراں
حُسن خُلق سے بھر دیا، جاہل کو عالم کر دیا
تجھ سے ہی قائم ہے جہاں، اے خاتم پیغمبراں
عجمی رہے محروم نہ بے دین و منکر ہیں کہاں
تیری طرف کیوں آئیں ناں، اے خاتم پیغمبراں
شاہا سبھی کو شاد کر، سب کو ہدایت یاب کر
اُسوہ تیرا ہے ''خیر'' یاں، اے خاتم پیغمبراں
تعلیم تیری نیکیاں، تعظیم تیری بیکراں
تیرا سخن آب رواں، اے خاتم پیغمبراں
زاہد کہ ہے اِک بے ہنر چاہے تیرا لطف و نظر
اس کا ہر اک طرز بیاں، اے خاتم پیغمبراں

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد (ننکانہ صاحب)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(اداریہ)

تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کی اہمیت اور آسیہ مسیح کا مقدمہ

صادق علی زاہد (چیئرمین ختم نبوت ریسرچ سنٹر، ننکانہ صاحب)

رسول اکرم ﷺ کی ذات، مسلمانوں کے لیے ان کی اپنی ذات سے بہت بڑھ کر ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں فحش گوئی اور بدکلامی سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچنا ایک لازمی و فطری عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی عزت و تکریم کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہی نہیں بلکہ بنیادِ ایمان ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے نبی ﷺ بے شک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر بنا کر، تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرو۔ (۱)

دوسری جگہ آپ ﷺ کی عزت و توقیر کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی:

پس جو لوگ اس رسول ﷺ پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسکی مدد کریں اور اس نور کی اتباع کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ (۲)

نبی اکرم ﷺ کی عزت و توقیر کس حد تک کی جائے اس بارے میں ارشاد ربانی ملاحظہ فرمائیں۔

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کی موجودگی میں بلند آواز سے بات نہ کرو جس طرح بلند آواز سے تم ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے (۳)

صحابہ کرام تو پہلے ہی مجسم ادب تھے لیکن اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد ادب

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

واحترامِ رسول ﷺ کے بارے میں مزید محتاط ہو گئے۔ خود ہی محتاط نہ ہوئے بلکہ دوسروں کو بھی بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہونے سے قبل آدابِ باریابی سے مطلع فرماتے۔ کتب سیر میں مرقوم ہے کہ اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معمول بنا لیا تھا کہ جب بھی کوئی بیرونی وفد آپ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے مدینہ طیّبہ پہنچتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس وفد کی طرف ایک خاص آدمی کو روانہ کرتے جو اس وفد میں شامل لوگوں کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور بات چیت کے آداب سے آگاہ کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے الفاظ جن میں توہینِ رسالت ﷺ کا شائبہ بھی موجود ہو کے استعمال سے منع کرتے ہوئے فرمایا!

اے ایمان والو (جب تم رسول ﷺ سے بات کرو تو ''رَاعِنَا'' نہ کہو بلکہ یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر فرمایئے اور (جب حضور ﷺ ارشاد فرما رہے ہوں تو) غور سے سنا کرو (تا کہ بار بار تم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ کو تکلیف محسوس نہ ہو)۔ (۴)

اتنی واضح تعلیمات کے باوجود اگر کوئی بدبخت حضور ﷺ کے ناموس کے بارے میں ناپسندیدہ عمل کرے تو اس کا کیا حشر ہو گا، ارشاد ربانی ہے!

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ہلاک کیا جائے گا جس طرح ان لوگوں کو ہلاک کیا گیا جو ان سے پہلے تھے (۵)۔

مزید فرمایا! جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں یہ ذلیل ترین لوگ ہیں (۶)۔

ناموس رسالت کا پاس نہ رکھنے والوں سے مومنین کا کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے ارشاد ربانی ہے! جو لوگ خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، تم انہیں خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے (۷)۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اقتدار کے نشے میں سرمست ہو کر جس نے بھی گستاخانِ رسول کی پشت پناہی کی کوشش کی اس کی دنیا و آخرت تباہ ہونے کا اشارہ قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جان لو! بے شک نبی کریم ﷺ کی عزت و حرمت اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ضروری و لازم ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں ضروری و لازم تھی۔ اس کا اظہار خصوصاً آپ ﷺ کے ذکر مبارک، آپ ﷺ کی حدیث شریف کی تلاوت، آپ ﷺ کی سنت، آپ ﷺ کے نام مبارک اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے سننے کے وقت ہونا چاہئے (۸)۔

گستاخِ رسول ﷺ کسی رواداری کا مستحق نہیں

قرآن و سنت نے اس دھرتی کو گستاخِ رسول کے وجود سے پاک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور اُمتِ مسلمہ گستاخِ رسول کو بطورِ سزا قتل کرنے پر متفق ہے۔ لیکن نام نہاد دانشور لبرل مسلمان ہونے کے دعویدار اس سزا کو ظلم قرار دینے اور نبی اکرم ﷺ کے عفو و درگذر کی مثالوں سے استدلال کرتے نہیں تھکتے۔ یہ نام نہاد لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اگرچہ آپ ﷺ کے عفو و درگذر کی مثالیں اور روائتیں شمار میں نہیں آسکتیں۔ زمانہ نبوی ﷺ اور اسلاف کے سنہری ادوار میں غیر مسلموں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کی مثالوں سے کتب تاریخ و سیر بھری پڑی ہیں۔ مگر آپ ﷺ نے زندگی بھر ظلم کے مقابلے میں صبر اور عفو و درگزر سے کام لیا۔ جسمانی تکلیف پہنچانے والے مجرموں کو معاف کر دینے میں آپ ﷺ ہمیشہ فراخدلی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اپنے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل (حضرت) وحشی رضی اللہ عنہ بن حرب اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کا مُثلہ کر دینے والی ہندہ زوجہ ابوسفیان کو معاف کر دینا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن آپ ﷺ نے اُن کو اور اُن جیسے کئی اور لوگوں کو جنہوں نے ظلم و ستم کی خونیں داستانیں رقم کی تھیں،

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معاف فرما کر عفو و دَرگذر کی تاریخی مثالیں قائم کیں۔ لیکن اس پیکرِ عفو و کرم ﷺ نے توہین کے مقابلے میں کبھی برداشت اور رَواداری سے کام نہیں لیا۔ تاریخِ اِسلام کا وَرق وَرق کھنگال لیجئے، توہین کے مرتکب شخص کے ساتھ ہمدردانہ رویہ یا اُسے معاف کردینے کی کوئی مثال آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے پیش نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ کتبِ سیرت ہمیں بتاتی ہیں کہ جونہی کسی بد بخت نے شانِ رسالت میں گستاخی کی، آپ ﷺ نے اس گستاخ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا حکم جاری فرما دیا۔ فتح مکہ کے روز آپ ﷺ نے عفو و درگذر کے دریا بہاتے ہوئے عام معافی کے اعلان کے ساتھ ہی یہ بھی حکم فرمایا تھا کہ گستاخی رسول کا مرتکب ابن اخطل اگر کعبہ معظّمہ کے غلاف سے بھی چمٹا ہوا پایا جائے تو بھی اُسے قتل کر دیا جائے، چنانچہ وہ غلافِ کعبہ کے نیچے چھپا ہوا ہی ملا اور قتل کیا گیا۔

گستاخِ رسول کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے کی غرض سے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے باقاعدہ مدد مانگی تو حضرت محمد بن مسلمہ نے اُس گستاخ کا سَر تن سے جدا کرکے بارگاہِ رسالت سے پروانہ خوشنودی پایا۔ اسی طرح کے بے شمار واقعات کتبِ حدیث و سیرت میں موجود ہیں کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ و تابعین کے زمانہ میں گستاخانِ رسول کی سزا اُن کا سَر تَن سے جدا کرنا ہی تھا۔ اس سے کم سزا یا معافی کا تصوّر ہی نہیں پایا جاتا۔

اِسلام میں رَواداری اور عفو و درگذر کی مثالیں دینے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اِسلام اِنسانیت کی خدمت اور ہمدردی کا سبق دینے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کی بھی سخت تاکید کرتا ہے۔ اور ناموسِ رسالت پر کسی قسم کی رَواداری کا رَوادار نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تو اپنے غلاموں کی توہین بھی کبھی برداشت نہیں کی۔ جنگ اُحد کے جانگسل لمحات میں جب غیر یقینی کی صورتحال کی وجہ سے سانسیں رُک رہی تھیں اُس وقت بھی ایک گستاخ نے ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کی تو آپ ﷺ نے اِسی قدم پر اس توہین کا بدلہ لینے کا حکم فرمایا۔ اپنی جانثار خادمہ کی توہین کا بدلہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لینے پر آپ ﷺ خوش بھی ہوئے اور بدلہ لینے والے صحابی کو دُعا سے بھی نوازا۔

ان دنوں میڈیا پر سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے توہین رسالت کی مرتکب آسیہ نامی عیسائی عورت کی سزائے موت کو ختم کر کے اسے بری کئے جانے کے حوالے سے بہت کچھ کہا سنا جارہا ہے۔اس مقدمہ کے اصل حقائق سے اگر پوری آگاہی ہو تو بہت سے شکوک وشبہات خود بخود دم توڑ دیں گے۔

آسیہ مسیح مقدمہ کی تفصیل

آسیہ نامی عیسائی عورت ننکانہ صاحب کے نواحی گاؤں اِٹانوالی چک نمبر 3 گ ب تھانہ صدر ننکانہ صاحب کی رہائشی ہے۔ جو کہ روشن خیال عورت ہونے کی وجہ سے NGO,S کی آنکھ کا تارا بن گئی۔اور علاقے میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کرنے لگی۔دیہات میں چونکہ عورتیں کھیتوں میں مزدوری کرتی ہیں، آسیہ نے یہ طریقہ بنا رکھا تھا کہ عورتوں کے ساتھ مزدوری کے بہانے چلی جاتی اور اپنے ساتھ کام کرتی عورتوں کو باتوں باتوں میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتی۔

اسی معمول کے مطابق 14/06/2009 کو گاؤں کی عورتیں ادریس نامی زمیندار کے کھیتوں میں فالسہ کے باغ میں فالسہ توڑنے گئیں آسیہ بھی ان عورتوں میں موجود تھی۔جب عورتیں دوپہر کا کھانا کھانے بیٹھیں تو آسیہ نے مافیہ بی بی، آسیہ بی بی دختران عبدالستار کے گلاس میں پانی پیا۔انہوں نے اس کے جھوٹے گلاس میں پانی پینے کی بجائے اپنا سالن والا برتن خالی کر کے اس میں پانی ڈال لیا۔اس بات کو آسیہ نے اپنی توہین سمجھ کر دونوں بچیوں کے ساتھ تو تکار کر کے مذہبی گفتگو شروع کر دی۔دوران گفتگو آسیہ نے نبی اکرم ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس گستاخی پر مسلمان عورتوں کا مشتعل ہونا ایک فطری عمل تھا انھوں نے آسیہ کو اپنا منہ بند رکھنے کی بابت کہا۔آسیہ کے انکار پر جھگڑا شروع ہو گیا۔جھگڑے کا شور سن کر کھیت

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کو مک اور یس اور اس کی بیوی جو قریبی ڈیرہ پر موجود تھے موقع پر آ گئے، معاملہ سنا اور آسیہ نے گستاخانہ الفاظ کا کہنا تسلیم کیا۔ ادریس نے اسے اپنے کھیتوں میں سے چلے جانے کا کہا تو وہ چلی گئی۔ مسلمان عورتوں نے گاؤں پہنچ کر یہ بات اپنے اپنے گھروں میں کی تو گاؤں میں اشتعال پیدا ہو گیا اور گاؤں کے معزز افراد پر مشتمل پنچایت اکٹھی ہوئی جس میں عیسائی لوگ بھی موجود تھے۔ آسیہ کو بلا کر توہین آمیز گفتگو کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے ان الفاظ کا کہنا تسلیم کیا اور معافی بھی مانگی۔ اس پر گاؤں میں مزید اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور لوگ آسیہ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ گاؤں کے نمبردار نے گاؤں والوں کو سمجھایا کہ اس نے جو جرم کیا ہے اس کی سزا موت ہی ہے۔ جو عدالت اسے دے گی۔ تم اسے قتل کر کے کیوں اپنے ذمے جرم لیتے ہو۔ اور اس طرح قتل کر دیئے جانے سے دیگر ممالک میں پاکستان کی جگ ہنسائی کا بھی اندیشہ ہے، مناسب ہے کہ اسے قانون کے حوالے کر دیا جائے۔

پولیس کی اور عدالتی کارروائی

نمبردار صاحب کے سمجھانے پر گاؤں والوں نے اس کے خلاف قاری محمد سالم کی مدعیت میں تھانہ صدر ننکانہ صاحب میں برائے اندراج مقدمہ درخواست گذاری کی تو 19/06/2009 کو پولیس نے مقدمہ نمبر 326/09 بجرم 295/C درج کر کے تفتیش محمد ارشد ڈوگر SI کے سپرد ہوئی۔ جس نے ریڈ کر کے ملزمہ کو اس کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ ملزمہ سے کوئی برآمدگی مطلوب نہ ہونے کی بنا پر اُسی دن اُسے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر کے جوڈیشل جیل شیخوپورہ بھیج دیا گیا۔ اس مقدمہ کی اطلاع جب RPO شیخوپورہ رینج کو ہوئی تو اس نے اس مقدمہ کی حساسیت کے پیش نظر بروئے چٹھی انگریزی نمبری Leagal/18523-26 مورخہ 24/06/2009 اس کی تفتیش سیّد محمد امین بخاری SP انویسٹی گیشن شیخوپورہ کے سپرد کر دی۔ سیّد محمد امین بخاری SP انویسٹی گیشن

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شیخوپورہ نے فریقین کو مورخہ: 29/06/2009 کو اپنے دفتر طلب کیا۔ 29/06/2009 کو مدعی فریق کی جانب سے گواہان FIR سمیت 27 افراد نے جبکہ ملزمہ کی جانب سے 04 افراد نے اپنے بیانات ریکارڈ کروائے۔ وہاں پر ملزمہ آسیہ کے خاوند عاشق مسیح نے آسیہ کی برحلف صفائی دینے سے انکار کردیا۔ فریقین کے بیانات سنے جو کہ ضمنی نمبر 03 مرتبہ مورخہ 29/06/2009 میں مفصل درج ہیں۔ بیانات سننے کے بعد ضمنی نمبر 03 پیرہ نمبر 12 میں لکھا کہ معاملہ سنگین ہے۔ ریڈر خود کو حکم کیا کہ ادریس نامی کاشتکار جس کے کھیتوں میں وقوعہ ہوا ہے اسے بھی طلب کیا جائے اور ملزمہ جیل میں بند ہے اس سے ملاقات کے لئے سپریٹنڈنٹ جیل کو درخواست لکھی جائے مورخہ 04/07/2009 کو محمد ادریس مذکور نے SP انویسٹی گیشن کے روبرو پیش ہو کر اپنا مفصل بیان ریکارڈ کروادیا جو کہ ضمنی نمبر 04 مرتبہ 04/07/2009 میں مفصل درج شدہ ہے۔ محمد ادریس نے بتایا کہ وقوعہ کے بعد گاؤں میں حاجی علی احمد کے ڈیرہ پر اکٹھ ہوا جہاں لوگوں کی موجودگی میں ملزمہ نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ باتیں کرنے کا اعتراف کیا۔ مورخہ: 06/07/2009 کو SP انویسٹی گیشن شیخوپورہ معہ عملہ متعلقہ، ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ پہنچا، ملزمہ آسیہ سے جیل کے اندر ملاقات کر کے دریافت حالات کی، اور اپنی مرتبہ ضمنی نمبر 05 پیرہ نمبر 05 میں لکھا کہ مندرجہ بالا حالات کی روشنی میں مسمات آسیہ بی بی کا حضور پاک ﷺ کی شان میں اور قرآن پاک کے متعلق گستاخانہ باتیں کرنا ثابت ہوا ہے جو مقدمہ ہذا میں صحیح گنہگار پائی گئی ہے اپنی تفتیش مکمل کر کے ملزمہ کو گنہگار لکھ کر مثل واپس تھانہ صدر ننکانہ صاحب ارسال کردی۔ معمول کے مطابق 14/09/2009 کو چالان عدالت میں پہنچا اور سماعت جناب نوید اقبال صاحب ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ صاحب کے سپرد ہوئی۔ 03/10/2009 جناب محمد نوید اقبال ایڈیشنل سیشن جج صاحب ننکانہ صاحب نے ملزمہ پر فرد جرم عائد کر کے مقدمہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز کیا۔ استغاثہ کی طرف سے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جناب میاں ذوالفقار علی ایڈووکیٹ جبکہ ملزمہ کی طرف سے وکلاء کا ایک مضبوط پینل عدالت میں پیش ہوتا رہا۔کئی ماہ تک مقدمہ زیرِ سماعت رہا۔اسی دوران ملزمہ نے سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں درخواست ہائے ضمانت پیش کیں جو نا منظور ہوئیں۔سماعت مکمل ہونے پر ملزمہ گناہ گار ثابت ہو گئی تو مورخہ: 08/11/2010 کو جناب محمد نوید اقبال صاحب ایڈیشنل سیشن جج صاحب ننکانہ صاحب نے ملزمہ کو سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنادی۔ملزمہ کے وکیل رائے اجمل ایڈووکیٹ نے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ جناب نوید اقبال صاحب نے میرٹ پر فیصلہ کیا ہے۔مقدمہ کی سماعت کے دوران مجھے کوئی تعصب نظر نہیں آیا۔ملزمہ آسیہ کے دفاع میں شہادت کمزور ہونے کی بنا پر میں نے شہادت عدالت میں پیش نہیں کی۔وکیل موصوف کا یہ بیان مورخہ: 26/11/2010 ملکی اخبارات میں شائع ہوا۔

اس فیصلہ کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو میڈیا میں بے ہنگم شور برپا ہو گیا اور کئی حکومتی عہدہ داروں نے اس پر بڑی لے دے کی یہاں تک کہ اس وقت کے گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے 20/11/2010 اپنی بیٹیوں اور بیوی کو ساتھ لے کر جیل کے اندر ملزمہ سے ملاقات کی، ملزمہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر پریس کانفرنس کی اور بعد ازاں اس فیصلہ کی آڑ میں خود بھی توہین رسالت پر مبنی گفتگو کی۔جس پر غازی ملک ممتاز حسین قادری نے اسے قتل کر دیا۔اور غازی صاحب خود بھی عدالتی قتل کا شکار ہو کر مرتبہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

آسیہ کیس فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہوئی جسے عدالت نے منظور نہ کیا اور اس کی سزائے موت بحال رکھی۔اس پر آسیہ مسیح نے لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اکتوبر میں سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔جس پر چیف جسٹس ثاقب نثار کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے 8 اکتوبر 2018ء کو فیصلہ محفوظ کیا اور 31 اکتوبر 2018ء کو فیصلہ سنا دیا۔سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق گواہوں کے بیانات میں تضاد کی بنیاد پر

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ منسوخ کر دیا گیا اور آسیہ بی بی کی رہائی کا حکم دے دیا۔ اس پر مل
بھر میں احتجاج شروع ہوا جسے حکومت وقت نے بظاہر قوت کے بل بوتے پر دبالیا ہوا ہے۔
اور قائدین پر جھوٹے مقدمات قائم کر کے جیلوں میں بند کر دیا ہے۔ یاد رہے عیسائی آ
بھی توہین عیسیٰؑ پر سزائے موت دینے پر قائم ہیں۔ اور اکتوبر ء کو یورپی یونین کی عدالت
برائے انسانی حقوق نے اپنے تاریخ ساز فیصلہ میں پوری دنیا کو بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی کی شان میں توہین آمیز بات کہنا یا لکھنا آزادی رائے
نہیں، بلکہ اس سے لوگوں میں نفرت وعداوت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح کے واقعات
سے دنیا میں امن وامان کے بجائے عدم رواداری اور عدم تحمل میں اضافہ ہی ہوگا۔ دوسری
طرف اسلام کے نام سے وجود میں آئی مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سپریم
کورٹ نے ایک گستاخ رسول خاتون آسیہ کو رہائی کا حکم دیا ہے۔

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکمران طبقہ اقتدار کے گھوڑے پر سوار
ہو کر ملک پاکستان میں من مانا اسلام نافذ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ ہوشمندی کا
مظاہرہ کرتے ہوئے وارثانِ علوم نبوت علمائے کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ مل کر اس
معاملہ کو فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کرے۔

حواشی:

۱۔ سورت الفتح:۹

۲۔ سورت الاعراف:۱۵۷

۳۔ سورۃ الحجرات:۲

۴۔ سورۃ البقرہ:۱۰۶

۵۔ سورۃ المجادلہ:۵

۶۔ سورۃ المجادلہ:۲۰

۷۔ المجادلہ:۲۲

۸۔ کتاب الشفاء از قاضی عیاض علیہ رحمۃ اللہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 4

عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

اسلوب نمبر 5

آیئے قرآن مجید (جو کثیر الخیر، کثیر النفع اور کثیر البرکت کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف و تبدیل اور نسخ سے کلیتاً پاک ہے) کی وہ آیات مبارکہ پڑھیں اور غور و فکر کریں جن میں خالق کائنات نے حضور کی شان ختم نبوت پر ایک اور اسلوب کو بیان فرمایا ہے اور انبیاء اکرام علیہم السلام کا ذکر خیر پورے قرآن مجید میں ''ماضی'' کے صیغہ کے ساتھ کیا ہے۔ اللہ کریم کا تمام انبیاء کرام کا ماضی کے ساتھ ذکر فرمانا، اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ نبوت و رسالت کا منصب جن شخصیات کو حاصل ہونا تھا وہ ماضی میں ہو چکا اور انہی انبیاء پر ایمان لانا داخل ایمان ہے حضور ﷺ کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو نبوت و رسالت عطا کی جائے اور اس پر ایمان لانا ایمان کا جزو لازمی قرار دیا گیا ہو۔ اگر کوئی بات ہوتی تو ماضی کے صیغے کے ساتھ مضارع اور مستقبل کا ذکر بھی کیا جاتا جبکہ ایسا سوچنا بھی غلط ہے۔ ملاحظہ ہو:

- قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرہ 136)

- قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (آل عمران:84)

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ كَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (النساء:163)

قارئین! مذکورہ آیات مقدسہ اوران جیسی اور آیات مقدسہ جن میں گزشتہ انبیاء اکرام اور ماضی کی وحی الٰہی کو خالق کائنات نے منوانے کا اہتمام فرمایا ہے۔اور یہی مطالبہ کیا گیا کہ ان پر ایمان لایا جائے فکر طلب امر یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی ورسول کی نبوت ورسالت کو کہیں صراحتاً، اشارۃً، کنایۃً ذکر تک نہیں کیا۔اس واضح ترین اسلوب بیان اور حجت واضح سے ثابت ہو رہا ہے کہ جن نفوس قدسیہ کو خلعت نبوت ورسالت سے سرفراز کیا جانا قدرت کے ہاں مقدر میں تھا تحقیق وہ ہو چکے اور گزر چکے۔اب آئندہ نبوت ورسالت پر مہر نبوت لگ چکی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نبوت ورسالت کی راہوں کو مسدود کر دیا گیا۔مہر کے معنی ہیں کسی چیز کو بند کر دینا۔اب کوئی چیز نہ اندر جا سکتی ہے اور نہ باہر نکل سکتی ہے۔جیسے مہر کو توڑنے والا مجرم اور سزا کا مستحق ہے اسی طرح ختم نبوت کی مہر کو توڑنے والا بھی بدرجہ اولیٰ مجرم اور سزا کا مستحق ہوگا اب انبیاء کی تعداد میں ہرگز ہرگز اضافہ نہیں ہو سکے گا۔

وہ ہیں ختم الرسل وہ ہیں آخر نبی
مہر ختم نبوت انہیں کو لگے
رب نے ان پر اتارا جو قرآن ہے
یہ ہے زندہ مثل ان کی پہچان ہے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مہر نبوت کو از خود حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

۱۔ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بِنْ مُحَمَّد عَنْ عَلِى ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ فِیْ حَدِيْثِ طَوِيْلٍ: كَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (سنن ترمذی، کتاب المناقب)

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں فرماتے ہیں حضرت علی حضور ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

۲۔ ایک روایت میں حضرت وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کے دائیں ہاتھ پر مہر نبوت ہوتی تھی مگر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ آپ کی مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی مکرم ﷺ سے اس بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے کندھوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء اکرام کے جسم پر ہوتی تھی اور (میرے کندھوں کے درمیان اس لیے کہ) میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ (مستدرک حاکم، ج2، ص631، الرقم4105)

جن کا ذکر کرنا تھا خالق و مالک نے ''ماضی'' کے صیغہ کے ساتھ کر کے بتایا کہ بس جنہوں نے آنا تھا آچکے اب میرے محبوب کا دور ہے قیامت اور قیامت کے بعد بھی۔

امام احمد رضا حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آزادی اظہار رائے کی حقیقت

تحریر: محمد اسحاق مدنی (متعلم دار العلوم حنفیہ غوثیہ کراچی)

آزادی اظہار رائے، یا، فریڈم آف اسپیچ اینڈ ایکسپریشن، سادہ مطلب بولنے کی آزادی، آج کل کے حالات کے تناظر میں ایک اہم اور توجہ طلب موضوع ہے۔ قارئین کرام تعظیم انبیاء مسلمانوں کا جزو ایمان ہے اور ان کی شان میں گستاخی ہمارے لیے نہایت ہی غم و غصہ کا باعث ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی زندگی سے ہمیں یہ مثالیں واضح طور پر ملتی ہیں کہ اسلامی نظام زندگی میں ہر طرح کے اختلاف رائے کی اجازت ہے مگر یہ کہ وہ نصوص قطعی یعنی وہ اللہ اور اس کے رسول کے واضح احکامات کے خلاف نہ ہو، شعائر اسلام کا مذاق نہ اڑایا جائے وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی بھی فرد معصوم نہیں اور اس کے وہ افعال جو احکامات الٰہیہ کے خلاف ہوں، لائق تنقید ہیں اسلامی نظام زندگی میں حقوق العباد کا جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ نہایت جامع ہے جو کہ لغویات اور لوگوں کی دل آزاری اور ہنسی اڑانے پر اخلاقی قدغن لگاتا ہے، سورۃ حجرات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات:۱۱)

"اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، عین ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ ہی خواتین، دوسری خواتین کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القابات سے یاد کرو۔ ایمان کے بعد فاسق کہلانا برا نام ہے اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہی تو ظالم لوگ ہیں۔"

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لیکن جہاں پر عیب جوئی، غیبت بہتان طرازی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں پر فرمان رسول ﷺ یہ بھی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ (ابن ماجہ، حدیث:۴۰۱۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔

اس ضمن میں ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھانا، حکام کی رائے سے اختلاف کرنا عوامل سے جواب طلب کرنا اور اپنی رائے کا برملا اظہار کرنا اصحاب اور سلف کے طریقے سے ثابت ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ اسلام آزادی اظہار کو سلب کرتا ہے ایک بے بنیاد بات ہے، اظہار رائے کی آزادی صرف رائے کی آزادی کا نام نہیں ہے بلکہ تحریر و تقریر و عمل کی آزادی کا بھی نام ہے، عمل کی آزادی کی بنیادی شرط یہ رکھی جاتی ہے کہ اس سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، گستاخان یورپ گاہے بگاہے کائنات کی سب سے عظیم ہستی کی شان اقدس میں گستاخی کی جسارت کر کے دنیا میں سب سے زیادہ بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر اس کو آزادی اظہار کے نام پر باقی رکھنے کا اصرار بھی کرتے ہیں، حالانکہ رائے کی آزادی اور کسی کی دل آزاری میں زمین آسمان کا فرق ہے اظہار کی ایسی آزادی نہیں کہ جس کا جی چاہا کسی کی بھی عزت خاک میں ملا دی، ہر معاشرے نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اظہار رائے کی حدود مقرر کی ہیں:

مثلاً یورپ و امریکہ میں بھی جہاں فحاشی و عریانی عروج پر ہے بچوں میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والی فحش نگاری، مذہبی و نسلی منافرت پھیلانے والی تحاریر و تقاریر پر پابندی ہے۔

آسٹریا، بیلجیم، چک ری پبلکن، فرانس، جرمنی اسرائیل، ایتھوپیا، پولینڈ رومانیہ، چیکوسلواکیہ، سوئزرلینڈ وغیرہ میں عالمی جنگوں کی تباہی کے انکار کو فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں ہولوکاسٹ کے انکار بلکہ اس کے بارے میں یہ تک کہنے کی اجازت نہیں کے اس میں ہلاک شدہ یہودیوں کی تعداد مبالغہ آمیز ہے۔ ۱۹۸۴ء میں ایک اسکول ٹیچر جیمز کنگ نے ہولوکاسٹ کے بارے میں چند الفاظ کہے تھے اس کو نوکری سے برخاست کر کے سزا دی گئی، کے ارنسٹ رنڈل کو ہولوکاسٹ کے بارے میں تضحیکی انداز اپنانے پر پندرہ ماہ کی قید سزا ہوئی کینیڈا ہی کے کن میک وے کو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

انٹرنیٹ پر مضمون لکھنے پر جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں آسٹریا کے ایک رائٹر ڈیوڈ ڈارونگ نے لکھا کہ ساٹھ لاکھ یہودیوں کی ہلاکت مبالغہ آمیز ہے اس کو سترہ سال بعد (فروری ۲۰۰۲ء میں) گرفتار کر کے تین سال کی سزا دی گئی ایران کے صدر احمدی نژاد نے ہولوکاسٹ کے بارے میں تقریر کی تو پورے یورپ نے شدید احتجاج کیا تھا یورپ کے بعض ممالک میں ہولوکاسٹ کے انکار پر ۲۰ سال تک کی سزا مقرر ہے ایرانی صدر نژاد کی تقریر پر یہودی تنظیم کے صدر کا بیان شائع ہوا تھا کہ ہولوکاسٹ کے انکار کا مطلب کئی لاکھ یہودیوں کو دوبارہ قتل کرنے کے مترادف ہے۔

اظہار رائے کی آزادی کی بات کرنے والے یورپ و امریکہ کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہاں بھی کوئی کھل کر ان کے دستور، اقتدار اعلیٰ، یا پالیسیوں، پر بات نہیں کر سکتا صرف یورپ و امریکہ کیا۔ پوری دنیا میں ہتک عزت، توہین عدالت کے قوانین موجود ہیں دنیا کے ہر ملک میں وہاں کے دستور و اقتدار اعلیٰ سے بغاوت یا باغیانہ اظہار رائے کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے اور مجرموں کے لیے موت تک کی سزا موجود ہے۔

اسی طرح مقدس ہستیوں، مقدس مقامات، اور مقدس اشیاء، کی توہین پر سزا کا قانون بھی اکثر (بلکہ تمام) ممالک میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مطابق اکثر ممالک میں بلاس فی لاء Blas Aphemy Law ایک لفظ موجود ہے۔ جو خصوصاً آسمانی صحائف اور آسمانی ادیان، سے تعلق رکھنے والی قوم میں انبیاء و رسل کی توہین قابل سزا جرم ہے، ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو چین کے صوبے "سی چوان" میں وانگ ہونگ نامی شخص کو جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مہاتما بدھ کے مجسمے کا سر کاٹا تھا سزائے موت سنائی گئی تھی، چنانچہ مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو جان سے مارا جاتا رہا ہے مثلاً برطانیہ (الزبتھ دور) میں پانچ افراد کو ۱۵۵۳ء میں روم کے بروٹو نامی شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے جرم میں سزائے موت دی گئی۔ برطانیہ میں ۱۸۲۱ء سے ۱۸۳۴ء تک ۷۳ افراد کو مار دیا گیا یہ سزا امریکہ میں بھی دی جاتی رہی، ۲۷ جنوری ۲۰۰۳ء میں ٹیلی گراف میں اسرائیل وزیر اعظم کا کارٹون شائع ہوا کہ وہ فلسطینی بچوں کی کھوپڑیاں کھا رہا ہے یہودیوں کے احتجاج پر معذرت کی گئی اٹلی کے وزیر اعظم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہہ حکومت کی بات کی پھر اس پر معذرت کرنا پڑی، الجزیرہ ٹی وی نے چھ امریکی فوجیوں کی لاشیں دکھائیں، نہ صرف احتجاج کیا گیا بلکہ اس کے آفس پر بمباری کر کے تباہ کر دیا گیا اور عملے کے لوگوں کو شہید کر دیا گیا اسرائیل کے لبنان پر حملے کے بعد

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کونڈ لیزا رائس نے گریٹر اسرائیل کی بات کی اس پر ایک فلسطینی اخبار نے کارٹون بنا کر کونڈا کا مذاق اڑایا تو امریکی محکمہ خارجہ نے شدید احتجاج کیا۔ مثالیں بے شمار ہیں۔ قانون آپ کو یہ اجازت دے سکتا ہے کہ عیسائی ملک پر حملہ کریں تختہ الٹ دیں یا عیسائی مذہب کا انکار کر دیں لیکن مذہب کے بارے میں نازیبا اور غیر معتدل الفاظ و اقدام کی اجازت ہر گز نہیں۔

گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا:

گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لیے دنیا کے کئی ممالک میں قوانین ہیں مثلاً:

1۔ آسٹریا (آرٹیکل ۱۸۸، ۱۸۹ کریمنل کوڈ) 2۔ فن لینڈ (سیکشن ۱۰ چیپٹر ۱۷ پینل کوڈ) 3۔ جرمنی (آرٹیکل ۱۴۷ کریمنل کوڈ) 4۔ ہالینڈ (آرٹیکل ۱۴۷ کریمنل کوڈ) 5۔ اسپین (آرٹیکل ۵۲۵ کریمنل کوڈ) 6۔ آئرلینڈ (آئرلینڈ کے دستور کے آرٹیکل ۴، ۶، ۱ کے مطابق کفریہ مواد کی اشاعت ایک جرم ہے منافرت ایکٹ ۱۹۸۹ء کے امتناع میں ایک گروہ یا جماعت کے لیے مذہب کے خلاف نفرت بھڑکانا بھی شامل ہے 7۔ کینیڈا (سیکشن ۲۹۶ کینیڈین کریمنل کوڈ) کہ عیسائی مذہب کی تنقیص و تضحیک ایک جرم ہے 8۔ نیوزی لینڈ (سیکشن ۱۲۳ نیوزی لینڈ کرائمز ایکٹ ۱۹۶۱) مثال کے طور پر عیسائی دنیا میں گرجوں کی تقدیس کو قانون کا درجہ حاصل ہے بعض یورپی ممالک کے دساتیر میں ان کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے ڈنمارک کے دستور کی سیکشن ۴ (سٹیٹ چرچ) کی مثال موجود ہے جس میں کہا گیا ہے اور ایجیلیکل لوتھرن (پروٹسٹنٹ) چرچ ڈنمارک کا ریاستی قائم کردہ چرچ ہوگا اور اس کی مدد و اعانت ریاست کی ذمہ داری ہوگی۔ آزادی تقریر و تحریر ایک بنیادی حق تو ہے مگر یہ مطلق حق نہیں۔ اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری کوفی عنان نے ڈنمارک ناروے کے گستاخوں کی طرف سے خاکوں کی اشاعت پر کہا تھا میں بھی آزادی تقریر و تحریر کا احترام کرتا ہوں مگر یہ آزادی مطلق نہیں ہوتی۔ سابق برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے کہا تھا آزادی رائے کا ہم سب احترام کرتے ہیں لیکن بے عزتی اور اشتعال انگیزی کی کوئی چھوٹ نہیں دی جاسکتی، میرے خیال میں ڈنمارک میں خاکوں کی اشاعت کے بعد دوبارہ نمائش زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ امریکی اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بیان جاری ہوا تھا یہ خاکے واقعی توہین آمیز اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان تمام کے باوجود گستاخان یورپ وامریکہ مسلمانوں کے دل کا خون کررہے ہیں اور مسلسل دل آزاری کرتے چلے جارہے ہیں کیوں؟؟؟۔کینیڈین سپریم کورٹ نے آزادی رائے کے بارے میں اہم مقاصد بیان کیے کہ:

۱۔ جمہوریت کے فروغ کے لیے۔

۲۔ ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لیے۔

۳۔ حقیقت کی تلاش کے لیے ہر فرد آواز اُٹھا سکتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا آزادی رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرتا ہے جو واضح حقیقی خطرے کی موجب ہو یعنی: 1۔کسی پر بہتان لگایا گیا ہو 2۔فحاشی کی موجب ہو، 3۔کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔

اس طرح اقوام متحدہ کے اعلامیہ برائے سیاسی وسماجی حقوق جو جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۶ء میں منظور کیا تھا کا آرٹیکل ۲۰ تشدد کے فروغ نسلی تعصب مذہبی منافرت اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویئے پر مبنی تقریر وتحریر پر پابندی کی بات کرتا ہے۔اظہار رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی، نسلی گروہی لسانی وعلاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد کا باعث بن سکتی ہے اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک قتل وغارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے اسی لیے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا ہے اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے خود ڈنمارک (جہاں سب سے پہلے خاکوں کی خبیث النفسی سامنے آئی تھی) کا قانون بھی خاموش نہیں وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون ''بالاس فیمی لاء'' عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۰ کے مطابق جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادت اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں ان کو جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔یورپ وامریکہ کو اپنی تہذیب و تمدن پر بہت ناز ہے ایک طرف تو وہ پرندوں اور جانوروں کے تحفظ اور آرام کا خیال کرتے نظر آتے ہیں، لیکن جب اسلام اور مسلمانوں کا معاملہ آجائے تو ان کے بعض شہریوں کی سوئی ہوئی حیوانیت کیوں جاگ اُٹھتی ہے؟ اپنے لیے کچھ بھی برداشت نہیں، مگر پیارے رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے ذریعے صرف مسلمانوں کے کلیجے کو ہاتھ ڈالنا، مضطرب کرنا اور زندگی کو تلخ تر بنانا ہی ان کا مقصد کیوں بن جاتا ہے؟؟؟؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 1

تصوف

پروفیسر خالد بشیر

تصوف کا سلسلہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے معرض وجود میں آ چکا تھا اور اس سلسلہ کی دو شاخیں ظہور پذیر ہوئیں۔ ایک شاخ کی ابتدا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو سلسلہ نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے کہ عوام حضرت خواجہ نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس سلسلے کا بانی کہتے ہیں۔ دراصل حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے اس سلسلہ کو سلسلہ خواجگان کہتے تھے لیکن شہنشاہ طریقت نے اسی سلسلے کی ترویج و اشاعت کے لیے اتنا زبردست کام کیا کہ یہ سلسلہ نقشبندیہ انہی کے نام سے مشہور ہو گیا۔

جبکہ دوسرا سلسلہ چشتیہ ہے جس کی ابتداء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوئی۔ لیکن اکثر لوگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو چشتیہ سلسلے کا بانی سمجھتے ہیں جو کہ صحیح نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور خواجہ حسن بصری کے دور کے بعد اس سلسلے کی تین بڑی شاخیں بن گئیں۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے پیروکار قادری کہلائے، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار سہروردی کہلائے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار بدستور چشتی کہلاتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ کی روحانی زندگی کا آغاز غارِ حرا کی تنہائی میں یاد الٰہی سے ہوا جہاں آپ برسوں دنیاوی راحتوں سے دور ذکر و فکر اور تزکیہ نفس میں مصروف رہتے ادھر ہی وحی الٰہی کے نزول کے بعد آپ کی نبوی زندگی کا آغاز ہوا۔ حالانکہ فتح مکہ کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بعد پورے عرب کی دولت وسلطنت آپ کے قدموں پر تھی پھر بھی آپ دنیاوی زیب و زینت اور عیش وعشرت سے دور رہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دنیاوی لذتوں سے دور رہ کر مجاہدہ نفس میں مشغول رہتے اور خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرتے یہ میراث تابعین، تبع تابعین اور پھر ہر دور کے اولیاء و صوفیاء نے حاصل کی۔

سرور کائنات فخر موجودات ﷺ نے غارِ حرا میں تصوف کا جو مقدس پودا لگایا تھا وہ آپ کی اعلیٰ وارفع تعلیمات کے ساتھ ساتھ پھلتا پھولتا رہا اور ایک تناور شجر بن کر اطاعت الٰہی، اتباع سنت، اخلاص نیت، عزیمت واستقامت اور شکر وصبر کی صورت میں برگ و بار لایا اور اس بلند و بالا مینارہ نور سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو سکون قلب اور معرفتِ الٰہی نصیب ہوئی۔

صوفی کا لفظ ذہن میں آتے ہی اس کی ماہیت کے بارے میں ذہن میں مختلف سوالات ابھرتے ہیں لیکن مفکرین کی رائے میں صوفی کا لفظ صوفانہ سے مشتق ہے۔ صوفانہ نرم اور باریک گھاس کو کہتے ہیں۔ چونکہ صوفیاء جنگل کی زندگی کو اپناتے ہوئے اس گھاس پر گزراوقات کرتے ہیں اس لیے صوفیاء کہلائے لیکن عربی گرامر کے قواعد کے مطابق صوفانہ سے مشتق صوفانی ہے نہ کہ صوفی۔ دوسرا یہ کہ صوفیاء نے تبلیغ اسلام کے لیے زندگیاں وقف کر کے لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائی اور ترک دنیا کبھی بھی ان کا شیوہ نہیں رہا۔ انہوں نے نہ تو ہندو جوگیوں کی طرح جنگلوں کی خاک چھانی اور نہ ہی عیسائی راہبوں کی طرح شادی سے پرہیز کیا اور نہ ہی آبادیوں کو چھوڑ کر تمام زندگی جنگلوں اور پہاڑوں میں گزاری۔ اگرچہ ابتدائے سلوک میں انسان جب غور وفکر کرتا ہے تو ایسی خواہش رکھتا ہے بقول اقبال:

دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جس طرح سید المرسلین راحۃ العاشقین رحمۃ للعالمین ﷺ اوائل عمر میں غارِ حرا میں تشریف لے جاتے تھے مگر ہمیشہ کے لیے زندگی کے ہنگاموں سے فرار اسلام میں ممنوع ہے۔ صوفیائے کرام اس دنیا میں رہ کر اس کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک وعظ کے دوران فرمایا:

''اگر صبر نہ ہوتا تو میں تم لوگوں میں نہ ہوتا''

صوفیائے کرام بیک وقت مخلوق کی خدمت بھی کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر بھی کرتے ہیں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

''ہتھ کار وَلے دل یار وَلے'' یعنی ہاتھ کام میں اور دل اللہ کی طرف۔''

حضرت امام غزالی، حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ جیسے مصلحین امت نے اپنے اپنے ملفوظات میں بڑے مدلل انداز میں ثابت کیا کہ تصوف ایک خالصتاً فکری و عمل تحریک ہے لیکن پھر بھی مستشرقین کے دماغوں میں جو زہر اسلام کے خالف بھرا ہے اس کا وہ اظہار کیے بغیر نہیں رہتے۔ نکلسن ''عربوں کی ادبی تاریخ'' کے صفحہ ۲۳۱ پر لکھتا ہے۔

"Accordingly I do not think that we need look beyond Islam for the origion of the Sufi doctrine, although it would be a mistake not to recognise the past which Christian influence have had in shaping their early developement."(A Literary History of the Arabs by Nickolson)

''یعنی نتیجہ کے طور پر میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں صوفی ازم کے ماخذ کی تلاش کے لیے اسلام سے قبل دیکھنا پڑے گا لیکن یہ ایک غلطی ہوگی اگر ہم اس کے آغاز کی ترقی میں عیسائی اثر قبول نہ کریں۔''

اس طرح گولڈ زہیر، مرکس، ووکن کریمر اور بونٹ مورے بھی تصوف کو مسیحی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رہبانیت کی ایک شکل بتاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں صرف ایک بار رہبانیت کی اصطلاح سورۃ الحدید کی آیت ۲۷ میں استعمال ہوئی ہے۔

''اور جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ کا اتباع کیا ہم نے ان کے قلوب میں شفقت اور ترحم کا جذبہ بھر دیا اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کر لی اور اپنے اوپر واجب قرار دے لی۔ اگرچہ انہوں نے اسے حق تعالیٰ کی رضا کے لیے اختیار کیا مگر وہ اس پر قائم نہ رہ سکے ان میں سے جو ایمان لے آئے ہم نے انہیں اجر دیا۔ مگر ان میں سے بیشتر نافرمان ہیں۔''

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار کے مطابق پہلی تین صدیوں کے مفسرین مجاہد اور ابوامامہ الباہلی اس آیت کو رہبانیت کے جواز کے لیے بطور دلیل استعمال کرتے تھے بعد میں زمخشری نے رہبانیت کی مخالفت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے متعدد احادیث میں رہبانیت سے منع فرمایا:

لَا رَهْبَانِيَةَ فِي الْإِسْلَام اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

عیسائی رہبانیت کا تصوف سے دور کا واسطہ بھی نہیں کیونکہ رہبانیت میں تجرد ایک لازمی شرط ہے جبکہ اسلام میں مرد عورت کا نکاح ضروری ہے۔

عیسائی خانقاہوں میں راہب اور راہبہ بلا مناکحت اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ لیکن اسلامی معاشرے میں عورتوں اور مردوں کا عبادت گاہوں میں بلا مناکحت اکٹھا رہنا ناجائز ہے۔

ایک صحابی کی زوجہ نے اپنے شوہر کے متعلق عدم توجہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے صحابی مذکور کو سمجھایا کہ اسلام میں اس نوعیت کی رہبانیت کا وجود نہیں۔ ابوداؤد میں درج ہے کہ بعض لوگ اپنی ذات کو بلاوجہ تکلیف میں مبتلا کر کے خانقہی نظام میں شامل ہو جاتے ہیں خدا نے کسی کو ناجائز تکلیف نہیں دی یہ ایک ایسا نظام ہے ہم نے ان کے لیے تجویز نہیں کیا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''دور حاضر کے ایک عظیم سکالر ڈاکٹر مظہر حسن ملک نے اپنے مضمون ''اسلام اور رہبانیت'' میں لکھا ہے ''راہب اور صوفی دو الگ الگ اصطلاحات ہیں اور دونوں کے معانی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ راہب غیر متاہل زندگی بسر کرتا ہے۔ دوسروں کی کمائی پر گزارہ کرتا ہے اور خیرات لینے میں عار نہیں سمجھتا، جس طرح ہندو سادھو یا جوگی ہوتے ہیں۔ جبکہ صوفی ظاہری عبادات حقوق اللہ اور حقوق العباد سے غافل نہیں ہوتا۔''

تمام صوفیاء عاشق رسول ہونے کے ناطے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے کبھی راہبانہ زندگی بسر نہیں کی اور نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

لفظ صوفی کے ماخذ کے متعلق بھی مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جس کا دل اللہ کی خاطر پاک ہو'' بعض مفکرین کا قول ہے کہ انہیں صوفیاء اس لیے کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور میں پہلی صف میں ہیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اخلاق حسنہ کا نام تصوف ہے۔''

حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''حقائق و معارف کو حاصل کرنے اور اہل دنیا سے کلیۃً ناامید ہو جانے کا نام تصوف ہے۔''

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''تمام تعلقات سے الگ تھلگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہنے کو تصوف کہتے ہیں۔''

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ صفہ سے نکلا ہے اور صفہ سے مراد مسجد رسول اللہ ﷺ ہے تو یہ اس لیے درست نہیں کہ صفہ سے اسم نسبت صوفی درست نہیں آ سکتا۔ لوگوں نے اسے صفا سے مشتق سمجھا ہے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ صوفی کو صفا سے مشتق کہنا عربی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

زبان کے تقاضوں سے مطابقت نہیں رکھتا جن لوگوں نے اسے صف سے مشتق سمجھا اور مراد یہ لی کہ اپنے دلوں کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوتے ہوئے یہ صف اول والے لوگ ہیں تو معنی کے اعتبار سے یہ درست ہے مگر عربی لغت کے قوانین کے مطابق صف سے نسبت لفظ صوفی نہیں آسکتا۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن نے اپنے مقالہ ''حقیقتِ تصوف'' میں لکھا ہے۔ ''قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی وضاحت سے اس لفظ کی توجیہہ بیان کر دی ہے لہٰذا اس وضاحت کے ہوتے ہوئے ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنا غلط اور نامناسب ہے۔''

ابولقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری صوفی، مفسر، محدث، فقیہ، ادیب اور شاعر سبھی کچھ تھے انہوں نے اپنے مشہور زمانہ رسالہ ''رسالہ قشیریہ'' میں صوفی اور تصوف کے بارے میں علیحدہ باب باندھا ہے لکھتے ہیں۔

لَیسَ یَشھَدُ لِھٰذَا الِاسْمِ مِنْ حَیْثُ العَرَبِیَّۃ قِیَاسٌ وَّلَا اِشْتِقَاقٌ

یعنی عربی زبان کے اعتبار سے اس نام کی شہادت نہ قیاس سے ملتی ہے نہ اشتقاق سے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں: وَ الْاَظْھَرُ فِیہِ اَنَّہٗ کَاللَّقَبِ یعنی: امر واضح یہی ہے کہ یہ لقب کی طرح ہے۔

پھر صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں: ''اَمَا قَوْلُ مِنْ اَنَّہٗ مِنَ الصُّوفِ وَ تَصَوُّفِ اِذَا لَبِسَ الصُّوفِ کَمَا یُقَالُ تَقَمُّصُ لُبْسُ الْقَمِیصِ فَذٰلِکَ وَجْہٌ'' ترجمہ: جو یہ کہے کہ یہ لفظ صوف سے لیا گیا ہے اور تصوف کے معنی ہیں۔ اس نے صوف پہنا قمص کے معنی میں اس نے قمیص پہنی تو یہ ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ نور الاسلام، دسمبر ۲۰۰۳ء)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شان صدیق اکبر

محمد عامر علی چشتی، متعلم جامعہ رحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

''اور وہ جو سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔''

تفاسیر میں آتا ہے کہ ''وَصَدَّقَ بِهٖ'' سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ الَّذِیْ جَآءَ بِالْحَقِّ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ صَدَّقَ بِهٖ اَبُوْبَکْرٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

''حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ سچ لے کر تشریف لانے والے حضور ﷺ ہیں اور سچ کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ''(۱)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جن کے لیے امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبَابَکْرٍ مَعَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اِسْتَجَابَ لَكَ (۲)

''اے اللہ قیامت کے دن ابوبکر کو میرا ساتھی بنا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ بے شک آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے۔''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ آپ کے دوست کہتے ہیں کہ میں رات کو بیت المقدس گیا۔ آپ نے کہا کیا وہ ایسا فرماتے ہیں؟ مشرکین نے کہا ہاں، حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا آپ اس سے بھی بہت دور آسمانوں کی صبح و شام خبر دیتے ہیں تو بھی میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب صدیق ہو گیا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صحیح بخاری اور مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر اپنی صحبت اور مال سے سب سے زیادہ احسان کیے ہیں وہ ابوبکر ہیں اگر میں خدا کے سوا اور کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اخوۃ اسلام اب موجودہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں ایک روز والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بڑھاپے میں ان کو تکلیف کیوں دی؟ میں خود آ جاتا۔ میں نے عرض کیا: آپ کے تکلیف دینے سے تو ان کا ہی آنا بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے اوپر تمہارے اتنے احسان ہیں کہ تمہارے والد کو تکلیف دینا گوارا نہیں کرسکتا۔ (بزار نے اسے روایت کیا ہے۔)

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے اوپر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کے احسان نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی جان سے بھی میری غمخواری کی اور مال سے بھی مدد کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس روز میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے اس وقت ان کے پاس چالیس ہزار دینار تھے۔ انہوں نے وہ سب کے سب سرکار دوعالم ﷺ کے قدموں پر قربان کردیئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بِکْرٍ "کہ جتنا نفع مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا اتنا نفع کسی کے مال نے نہ دیا۔" یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ هَلْ اَنَا وَمَا لِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "میں اور میرا مال سب حضور کا ہی ہے۔"(۳)

اسی لیے تو حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے اوپر کسی کا احسان نہیں رہا سب کا اتار دیا ہے مگر ابوبکر کا احسان میرے ذمہ باقی ہے۔

یُکَافِیْهُ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ (۴)

"اس کا اجر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا جو شخص نمازی ہوگا۔ وہ نماز کے دروازے سے جنت میں بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہوگا وہ جہاد کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دروازے سے بلایا جائے گا جو سخی ہو گا وہ صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی ان سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا۔

فَقَالَ نَعَمْ وَ اَرْجُوْاَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا اَبَابَكْرٍ (۵)

''فرمایا: ہاں، اور میں امید رکھتا ہوں اے ابوبکر تم ان ہی میں سے ہوں گے۔''

یعنی اے ابوبکر تمہیں سب دروازوں سے آواز آئے گی۔ کہ ابوبکر ادھر سے جنت میں داخل ہو۔ تمہارے لیے نماز کا دروازہ بھی کھلا ہے تمہارے لیے روزہ کا دروازہ بھی کھلا ہے۔ تمام دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں۔ جدھر سے جی چاہے آ جاؤ۔

قارئین! جن لوگوں کو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے میں شک ہے وہ خود تو دوزخ میں جا سکتے ہیں مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان میں شک نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا۔ اے ابوبکر، اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِیْ۔ ''تم حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو۔''(۶)

وصال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ۶۳ سال کی عمر میں ہوا۔ علامہ عبدالرحمٰن جامی ''شواہد النبوۃ'' میں فرماتے ہیں اور مولانا اشرف علی تھانوی نے ''نشر الطیب'' میں بھی نقل کیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات وصیت فرمائی کہ وصال کے بعد میرا جنازہ تیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے سامنے رکھ دینا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیے جانے کی اجازت چاہنا اگر روضۂ اقدس سے اجازت مل جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دینا اگر اجازت نہ ملے تو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، جب اجازت طلب کی گئی تو آواز آئی۔ اُدْخِلُو الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ

''حبیب کو اس کے حبیب کے پاس رکھ دو۔''

حوالہ جات:

۱۔ ترجمہ کنز الایمان، ص ۲۳۷ ۲۔ الوفا، ج ۱، ص ۶۸۶ ۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۵

۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۵ ۵۔ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۵۱۷ ۶۔ ترمذی، ج ۲، ص ۳۸

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نوجوان نسل پر انٹرنیٹ کے برے اثرات اور بچاؤ کی تدابیر

ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری خانقاہ شرفیہ قادریہ سُم شریف، جھنگی، شکر گڑھ

یہ ایک فطری عمل ہے۔ انسان جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے اس کی زندگی پر اس نظر آنے والے عمل اور سنی جانے والی آواز کا ایک گہرا اثر ہوتا ہے۔

آنکھ کو نظر آنے والی کوئی بھی چیز اپنے ظاہری خدوخال سے ہی انسان کو متاثر کر دیتی ہے۔ اگر اس کا باطن بھی انسان پر آشکار ہو جائے تو سونے پر سوہاگہ والی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر آواز جو کان میں پڑتی ہے وہ سامع کی شخصیت پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ تاریخ کے اوراق مندرجہ بالا بحث کے بے شمار ثبوت پیش کرتے ہے۔

کثیر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک کو دیکھ کر ہی کئی کافر اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ رخ رسول ﷺ کے ظاہری حسن کمال کا یہ معجزہ ہے جبکہ آپ کے باطنی اور روحانی کمالات کا ان نئے آنے والوں کو کیا اندازہ ہے؟ اور اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام ایک آواز کا ہی جادو تھا کہ آپ نے قرآن مجید کی آیات بیّنات کی سماعت کی اور اس آواز کی اثر انگیزی اور ان کے مفاہیم و مطالب کی وجہ سے آپ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اچھی آواز اور اچھا منظر انسان کی شخصیت پر اچھا اثر چھوڑتا ہے اور بری سماعت اور برے مناظر اس پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا حدیث کا مفہوم یوں ہے کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے تلاوت قرآن سے آشنا کرو۔ یعنی ان کو تلاوت قرآن سکھاؤ، وہ بار بار قرآن کی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سماعت کریں گے اور قرآن کو دیکھیں گے تو اس سے ان کی شخصیت میں قرآن سے محبت اور کامل قرآن سے عشق پیدا ہوگا۔

علامہ اقبال نے اس لیے فرمایا کہ اگر تم قربت رسول کے خواہش مند ہو تو کثرت سے تلاوت قرآن کرو۔

آج ہماری نوجوان نسل ان ہی حواس (قوت سامعہ اور قوت بصرہ) کی وجہ سے بداعمالی اور اخلاقی گراوٹ کا شکار ہورہی ہے۔ آج سب سے زیادہ جو چیز دیکھی اور سنی جارہی ہے وہ انٹرنیٹ ہے۔ ہر انسان ۲۴ گھنٹے میں تقریباً ۱۶ گھنٹے انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے۔ بالخصوص آج کی نوجوان نسل کا ٹائم اس سے بھی زیادہ ہے۔ انٹرنیٹ دور حاضر کی ایک زبردست ایجاد ہے اور اس نے بڑی جلدی ساری دنیا کو گلوبل ویلج بنا کر اپنے ساحر میں لے لیا ہے اور دور حاضر کے ہر انسان کو اس کا تعلق بے شک زندگی کے کسی شعبہ سے ہو وہ انٹرنیٹ کا محتاج ہے۔ یہ ایک فطری قانون ہے کہ ہر عمل کی زیادتی نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے اسلام نے اس لیے بہترین اصول "خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا" دیا۔

آیئے اپنے نوجوان کی فکر کریں

انٹرنیٹ کے جہاں فائدے ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔ جب نوجوان نسل کی بات آتی ہے تو یہ مسئلہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے کیونکہ نوجوان قوم کا سرمایہ اور مستقبل کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ اور آغاز بلوغت عمر کا وہ حصہ ہوتا ہے جس میں نوجوان عقل کے کچے اور جذبات کے اندھے ہوتے ہیں اور اس عمر میں جو وہ عادات اور شوق ان کے ذہن میں راسخ ہو جاتے ہیں مستقبل میں پھر وہ شوق اور عادات پختہ ہو کر ان کے کردار کا حصہ بن جاتے ہیں۔

عربی کا مقولہ ہے: اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ "بچپن میں سیکھی ہوئی چیز یا عادات ایسے ہی ہوتی ہیں جیسے پتھر پر لکیر۔"

زندگی کا یہ دور بڑا نازک ہوتا ہے۔ اس مرحلہ میں آدمی بنتا بھی ہے اور بگڑتا بھی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہے۔ جو نقوش اس وقت مرتب ہوتے ہیں زندگی بھر کے لیے ہوتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعَۃِ خِصَالٍ، عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ، وَ عَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ، وَ عَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَہٗ وَ فِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَ عَنْ عِلْمٍ مَاذَا عَمِلَ فِیْہِ

ترجمہ ''کسی شخص کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک چار باتوں کا اس سے سوال نہ ہو جائے۔ ۱۔عمر کہاں لگائی، ۲۔ جوانی کہاں گنوائی، ۳۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، ۴۔علم پر کہاں تک عمل کیا۔

جس قوم کے نوجوانوں میں عقابی روح بیدار ہوتی ہے کچھ کر گزرنے کا جذبہ ان میں انگڑائی لینے لگتا ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ وہ قوم ترقی کی معراج پر ہوتی ہے اور جس قوم کے نوجوانوں میں بیداری نہیں ہوتی وہ قوم روز افزوں تنزلی کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔

آج کا نوجوان پوری دنیا کو اپنے ہاتھوں میں لیے پھرتا ہے انٹرنیٹ نے جہاں علم کے متلاشیوں کے لیے نئی راہیں کھول دی ہیں آج ہزاروں میل دور واقعہ کتب خانوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ماہر فن سے مستفیض ہو سکتے ہیں اسی طرح ہزاروں میل دور بسنے والی کسی بھی قوم کے معاشرتی اثرات بھی آپ کی معاشرتی زندگی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ آج تہذیبوں کا جو معجون فلاسفہ بن رہا ہے اس سے کوئی بھی معاشرہ اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ کھڑا نظر نہیں آتا۔

انٹرنیٹ نے علمی تشنگی کو جہاں ختم کیا ہے وہاں دنیائے شہوت پرستی کے لیے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر کے لیے اس بات پر فکر کریں تو ان کا اہداف صرف اور صرف اسلامی معاشرہ میں جوان ہونے والا نوجوان کے کردار کو داغدار کرنا ہے۔ انہیں اپنے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معاشرے کے لیے تو یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ تو اخلاقیات کی قید سے آزاد معاشرہ ہے یہ سب تگ ودو فقط مسلم نوجوانوں کے اندر جو غیرت ایمانی ہے اور جو اس کے لیے جوہر حیات کا مقام رکھتی ہے اس کو ختم کرنے کا تیز ترین اور موثر حربہ ہے۔ اس فحش مواد نے جہاں قوم کی اخلاقیات کو برباد کیا ہے وہاں قوم کو معاشی تنزلی کی طرف بھی گامزن کر دیا ہے۔

لمحۂ فکریہ

Dabit اور Credit کے نمبر حاصل کرتے ہوئے ان کے Passwords کو محفوظ کرتے ہوئے کھاتے خالی کیے جا رہے ہیں۔ ملک پاکستان میں پچھلے دس سالوں میں جو بے حیائی اور عریانی اور زنا کاری کی وبا جس تیزی سے پھیلی ہے اس کا اندازہ لگا کر ایک صاحب بصیرت انسان مستقبل کو بڑا ہولناک دیکھتا ہے۔ کمسن بچوں کے ساتھ ہونے والے واقعات اسی انٹرنیٹ کا اثر ہے۔ پوری رات فحش فلمیں دیکھنے والا نوجوان صبح اس کو عملی جامہ پہنانے کے چکر میں معصوم کلیوں کو مسلتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہزاروں نوجوان جو میٹرک تک تو انتہائی ذہین اور اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے مگر لیپ ٹاپ سکیم اور تربیت کی کمی کی وجہ سے نہ صرف اپنی دنیا تباہ کر بیٹھے بلکہ آخرت بھی ان کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ نوجوان بچیاں واٹس ایپ کی وجہ سے اپنی عزتیں داؤ پر لگا چکی ہیں، حکومت کے آئی ٹی ماہرین کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ایسی تمام (Sites) سائٹ کو بند کر دیا جاتا۔ یہ کوئی ناممکن بات نہیں تھیں۔

مگر افسوس اور صد افسوس اس قوم کو کسی راہزن نے نہیں بلکہ ان کے راہبروں نے ایسا لوٹا کہ معاشی طور پر بھی قوم کو کنگال کر دیا اور اخلاقی طور پر بھی قوم لٹ گئی۔ آج ان فحش پروگراموں کی وجہ سے رشتوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے ایک رپورٹ کے مطابق ایک ایسا معاشرہ جو اپنے اندر اس قدر اخلاقی حدود و قیود نہیں رکھتا یعنی امریکی معاشرہ میں کئی لاکھ جوڑے ایسے ہیں جن کی ازدواجی زندگی انٹرنیٹ کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہے۔ اگر ان حدود و قیود سے عاری معاشروں کا یہ حال ہے تو جہاں شوہر کو بیوی کا لباس اور بیوی کو شوہر کا لباس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فرمایا گیا اس معاشرہ کا حال کیا ہوگا۔

یہ توان بیہودہ اور غلط پروگراموں کی ہلکی سی جھلک ہے حقیقتاً ایسے بہت سے پروگرام انٹرنیٹ پر کمپیوٹر کے ذریعے دستیاب ہیں جنہیں دیکھ کر شرافت آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

ماں باپ اور سرپرست پوری احساس ذمہ داری کے باوجود اپنی نوجوان نسل کو اس کے فواحش سے روکنے کے لیے بہت کم کامیاب ہوتے ہیں بالخصوص پڑھا لکھا طبقہ اگر بچوں کو انٹرنیٹ سے دور رکھے گا تو معلومات کا ایک اہم ذخیرہ سے وہ محروم رہ جائیں گے۔ اگر گھر میں انٹرنیٹ رکھا جائے تو اس کی نگرانی کیسے کی جائے؟ ان فواحش سے بچوں کو کیسے بچایا جائے؟ لہٰذا اعتدال کی راہ اپنانا ہوگی کہ اس کو فقط علمی فائدے کے لیے استعمال کیا جائے۔

آپ جان کر خوش ہوں گے کہ انٹرنیٹ کے مختلف پروگرام چلانے کے لیے جہاں بہت سے سافٹ ویئر ہیں وہیں چند ایک پروگراموں اور غلط سائٹ کو بند کرنے کے لیے بھی سافٹ ویئر موجود ہیں۔ اگر آپ کو نیٹ فراہم کرنے والے مخصوص اور غیر شرعی ویب سائٹس کو بند کرنے کی سہولت نہ دیں تو آپ مندرجہ ذیل سافٹ ویئر کی مدد سے ان Sites کو بند کر سکتے ہیں: ان سافٹ ویئرز کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1. Cyber Sitter, 2. Net Nanny, 3. Cyber Petrol,
4. Norton Internet Security, 5. Mcafee Parental Control.

ان ویب سائٹس کو اپنے کمپیوٹر پر انسٹال کریں اور اس کے بعد Setting کریں۔ اس طرح سے یہ تباہ کاری کم ہو جائے گی۔

اس کی مضرتوں سے بچنے کے لیے مذکورہ بالا طریقوں کو اختیار کرنا اور اپنے گھروں کو دینی اور روحانی ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کرنا ہم سب کے ذمہ ہے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ کی بیٹی کسی غیر محرم کے ساتھ بات چیت اور آپ کا بیٹا کسی کی لڑکی کے ساتھ مراسم بنائے تو آپ خاموش نہیں رہیں گے۔ لیکن یقین کریں اکثر بچے انٹرنیٹ پر یہ کام کرتے ہیں اور والدین بے خبر ہوتے ہیں۔ ❀❀❀

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 1

رد قادیانیت میں اخبار پیسہ (لاہور) کا حصہ

تحریر و تحقیق: محمد ثاقب رضا قادری

منشی (مولوی) محبوب عالم مدیر پیسہ اخبار (لاہور) ۱۸۶۳ء میں راجپوت خاندان کے ایک فرد الہ دین کے گھر موضع بھروکی ضلع گوجرانولہ میں پیدا ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد منشی عالم کا امتحان پاس کیا۔ ابتدائی زندگی غربت وافلاس میں بسر ہوئی چنانچہ جب پہلے پہل اخبار نکالا تو اس کی کتابت اور سنگ سازی بھی خود ہی کیا کرتے تھے لیکن آپ کی جہد مسلسل سے وہ وقت بھی آیا کہ آپ کے عالی شان مطبع میں سترہ (۱۷) مشینیں نصب تھیں۔ آپ کے قائم کردہ مطبع ''خادم التعلیم'' نے مختلف موضوعات پر سات سو (۷۰۰) کے قریب کتب شائع کیں ان میں سے پچاس (۵۰) کے قریب کتب کے مصنف خود مولوی صاحب تھے۔ آپ کو اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے علاوہ دیگر بہت سی زبانوں پر دسترس حاصل تھی۔ محمد الدین فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین (لاہور) نے لکھا ہے:

> ''وہ اتنی زبانیں جانتے تھے کہ ہندوستان کا کوئی اور اخبار نویس اتنی زبانیں نہیں جانتا تھا، انہیں اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے علاوہ فرانسیسی، ترکی اور روسی زبانوں پر بھی دسترس حاصل تھی۔''

جنوری ۱۸۸۷ء میں فیروز آباد سے ہفتہ وار اخبار ''ہمت'' جاری کیا۔ بعد میں اس کا نام بدل کر ''پیسہ اخبار'' رکھ دیا۔ فیروز آباد ہی سے ہفتہ وار ''سکول ماسٹر'' بھی جاری کیا۔ ۱۸۸۷ء میں ہی اخبار گوجرانوالہ منتقل کرلیا اور پھر ۱۸۸۹ء میں لاہور آ گئے۔ مارچ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۱۸۹۷ء سے پیسہ اخبار روزنامہ میں تبدیل کر دیا گیا جو کہ ۲؍مئی ۱۸۹۹ء تک جاری رہا لیکن تجربہ کی ناکامی کے سبب روزنامہ بند کرنا پڑا۔ سراج الاخبار (جہلم) کی ایک رپورٹ کے مطابق پیسہ اخبار یکم نومبر ۱۹۰۳ء سے پھر روزانہ اخبار بن گیا۔

(سراج الاخبار مورخہ ۹؍نومبر ۱۹۰۳ء)

مرزا قادیانی اور اس کے اخبارات ہمیشہ پیسہ اخبار اور اس کے مدیر مولوی محبوب عالم کے متعلق کچھ نہ کچھ شائع کرتے رہتے چنانچہ اخبار ''البدر'' یکم اگست ۱۹۰۴ء میں ایک پورا صفحہ مولوی محبوب عالم کے خلاف شائع ہوا، ۲۴؍مارچ ۱۹۰۴ء کی اشاعت میں پیسہ اخبار کو سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) کا دشمن اور مکذب لکھا، مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار ''النداء'' مطبوعہ اخبار البدر (۴؍مئی ۱۹۰۵ء۔ بار دوم) میں خصوصیت کے ساتھ ایڈیٹر پیسہ اخبار کو متعصب، دانستہ حق کو چھپانے والا لکھا۔ البدر ۳؍اگست ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں ہے:

''احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے......

سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار النداء میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنة الله على الكاذبين۔ مولوی نورالدین نے سچ فرمایا کہ کہ مخالفت تو اور اخبار والوں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اس میں کوئی بات ہے۔ بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جائے۔''

''البدر'' ۲۳؍مارچ ۱۹۱۱ء کی اشاعت میں مولوی نورالدین مرزائی کا یہ بیان درج ہے:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''پیسہ اخبار کے چند مخالفانہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوئے، فرمایا یہ ہمارا پکا اور سچا دشمن ہے ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہتا ہے ہم تو پھر بھی اسے کچھ نہیں کہتے حوالہ بخدا کرتے ہیں، بدی ہے تو اس کے پیش خود آ جائے گی۔''

حیرت ہے کہ اس سے اگلے صفحہ پر ہی پیسہ اخبار کی تردید میں پورا کالم درج ہے جس میں سخت الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

قادیانی اخبار ''الحکم'' ۲۱رجنوری ۱۹۰۲ء میں ایک طویل مضمون پیسہ اخبار کے ایک کالم کی تردید میں شائع ہوا پیسہ اخبار نے اپنے کالم میں مرزا قادیانی کی خدمات کو برٹش گورنمنٹ کے حق میں غیر خالص قرار دیا چنانچہ اس کی تردید میں اخبار ''الحکم'' لکھتا ہے:

''ہم اس معاملہ کو ہرگز قلم انداز کرنا نہیں چاہتے کہ پیسہ اخبار نے گورنمنٹ کی زبان حال سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمات کو غیر خالص قرار دے کر تمام وفادار رعایا کو گورنمنٹ سے بدظن اور مایوس کرنا چاہا ہے اور پیسہ اخبار کی یہ حرکت ہرگز ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ وہ نظر انداز کی جائے اور کیا اس قسم کی تحریریں پبلک کے خیالات کو صدمہ پہنچانے والی اور ایک زہریلا اثر پیدا کرنے والی نہیں ہیں؟ یہ غلط بیانی تھی جس کو پیسہ اخبار نے اپنی اس جدید اشاعت میں چھپانا چاہا ہے اور آپ ایسے بھولے میاں بنے ہیں کہ الحکم کے ۱۷ کالم کے مضمون میں یہ اس کو نظر نہیں آ سکی اور اگر اس وقت نہیں دیکھ سکے تو اب دیکھ لے۔

ایک خود شناس اخبار نویس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ کوئی ایسی بات زبان قلم سے نہ نکالے جس کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو، ہم اس قسم

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے بہت سے ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ گورنمنٹ حضرت مسیح موعود کے خاندان کی وفادارانہ خدمات کا اعتراف کر چکی ہے اور خود حضرت مسیح موعود کی ذاتی خدمات کا بھی اس نے وقتاً فوقتاً اعتراف کیا ہے۔"

اسی مضمون میں گورنمنٹ کو مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کی خدمات کی یاد دہانی کروائی گئی ہے، نیز مرزا قادیانی کے فتوی ممانعت جہاد اور دعویٰ مہدویت اور مسیحیت کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ باور کروانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا کے دعویٰ مہدویت اور مسیحیت نے ''خونی مہدی'' اور ''خونی مسیح'' کا تصور باطل کر دیا ہے۔ اس مضمون کے چند ضروری اقتباسات ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:

"پیسہ اخبار گورنمنٹ کو مغالطہ دینا چاہتا ہے کہ گویا سات کروڑ مسلمان اس کے خلاف ہیں حالانکہ وہ جماعت بھی ہمارے ساتھ ہے اور وہ تمام مذہب سے ناواقف اور بہت ہی پست حالت میں رہنے والے مسلمانوں اور تعلیم یافتہ آزاد خیال لوگوں اور شریف طبع رئیس پارٹی کو جو گورنمنٹ کے سچے وفادار اور ہوا خواہ ہیں ان فیک (Fake) ملانوں اور مولویوں کی مد میں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار اور سرکاری بنکوں کی لوٹ کا خیال اور عقیدہ جنون کی حد تک پہنچ گیا ہوا ہے، وہ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں.......... ہم ان سوختنی کتابوں کا ذکر نہ کرتے اگر پیسہ اخبار اس ناگوار بحث کو نہ چھیڑتا۔ اس لیے ہم گورنمنٹ کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانے کی سعی کرتے ہیں کہ وہ ان مخالف مولویوں کی تلاشی لے کر دیکھے کہ انہوں نے ایسی کتابیں کیوں اپنے گھروں میں رکھی ہوئی ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہماری رائے ہے کہ ان کتابوں کو جمع کر کے تلف کر دیا جائے جن سے ایسے گندے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اب پیسہ اخبار بتائے کہ یہ کس قدر کمینہ جھوٹ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا روئے سخن ہمیشہ ان مولویوں کی طرف رہا ہے جن کا خونی مہدی کے انتظار کا عقیدہ جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے اور اس امر کے اعلان اور اظہار میں ہم کسی سے نہیں دبتے کہ خونی مہدی کے انتظار کا عقیدہ رکھنے والا سچی وفاداری کے خیالات نہیں رکھ سکتا۔"

"الحکم" مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۲ء کے شمارہ میں "پیسہ اخبار اور لاہور - اور مسیح موعود اور قادیان دارالامان" کے عنوان سے ایک طویل مضمون پیسہ اخبار کی تردید میں شائع ہوا۔ ۱۴/فروری ۱۹۰۳ء میں "تعطیل جمعہ کے میموریل پر پیسہ اخبار اور اس کی غلط فہمی و غلط بیانی کا اظہار" کے عنوان سے ایک طویل مضمون شائع ہوا۔ اخبار الحکم نے ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں مرزا قادیانی کی پیشین گوئی بابت زلزلہ پر پیسہ اخبار کے تردیدی ریمارک کے جواب میں ایک مضمون بہ عنوان "زلزلہ کی پیش گوئی اور پیسہ اخبار" شائع کیا۔

اخبار "الحکم" ۲۴/جون ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"پیسہ اخبار نے جس انداز سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا اور اپنے اخبار میں بلاوجہ جس طرز اور طریق سے خدا کے جری کی اہانت اور ہتک کے سلسلہ کو جاری رکھا وہ پیسہ اخبار کے پڑھنے والوں سے مخفی نہیں۔ یہاں تک کہ اس امر پر ناز کیا جاتا تھا کہ پیسہ اخبار ہی سب سے بڑھ کر مخالفت کرنے والا ہے۔"

مرزا قادیانی اور اس کی ذریّت کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک قادیانی ظہور احمد

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے مولوی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار کے خلاف جولائی ۱۹۰۵ء میں جھوٹ پر مبنی شرم ناک مقدمہ دائر کیا (جس کی تفصیلات حذف کی جاتی ہیں)، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانی اخبار ''الحکم'' لکھتا ہے:

''لاہور کے پیسہ اخبار نے حضرت حجۃ اللہ المسیح موعود کی اہانت اور آپ کے سلسلہ حقہ کی بے جا مخالفت میں جس قدر زور مارا ہے وہ ناظرین ''الحکم'' اور دوسرے لوگوں سے مخفی نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ مسٹر محبوب عالم صاحب کو زبانی اور ''الحکم'' کے ذریعہ بھی دلی ہمدردی اور خیر خواہی سے بارہا سمجھایا کہ آپ خدا کے صادق مصدوق موعود کی ایسی بے جا مخالفت جس میں بے جا شوخی اور استہزا پایا جاتا ہے ۔چھوڑ دیں کیوں کہ ایسی باتوں کے نتائج آخر بُرے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اس کے مرسل کی ہتک ہو۔ لیکن میری ان ہمدردیوں کو ہمیشہ استہزا کے رنگ میں دیکھا گیا اور پہلے سے زیادہ مخالفت بے جا کا اظہار کیا گیا۔ ہتک آمیز کارٹون خدا کے برگزیدہ خلیفہ کے متعلق شائع کیے گئے اور مقدمہ گورداس پور کے حالات کے ضمن میں جس طریق سے ممکن ہوا۔ خفیف کرنے کے طریق اختیار کیے گئے لیکن وہ شخص لوگوں کی مخالفت سے کب ذلیل ہو سکتا ہے جس کی حمد آسمان پر خدا کرتا ہو۔'' (الحکم مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۵ء)

ہمیں اس بات پر حیرت ہے کہ قادیانی اخبار ''الحکم'' نے صرف دو بار مقدمہ کی کارروائی شائع کی جس میں صرف مستغیث کا بیان تھا لیکن اس کے بعد کی کارروائی اور فیصلہ بارے چپ سادھ لی۔ (جاری ہے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لبرل ازم

دہریت سے سفاکیت تک

بقلم: محمد بابر سجانی

لبرل ازم کو ہر اُس خیال، نظریے، عقیدے اور عمل سے دشمنی ہے جو نفسِ انسانی کی بے لگام آزادی پر کسی قسم کی پابندی لگائے۔ لفظ 'لبرل' انگریزی کے لفظ 'لبرٹی' (Liberty: یعنی مطلق آزادی وخود مختاری) اور لاطینی لفظ 'لائبر' (آزاد وخود مختار) سے ماخوذ ہے۔ اب یہ لفظ ایک مستقل اصطلاح کی حیثیت سے خدا اور نفسِ مذہب سے مطلق آزادی کی علامت بن چکا ہے۔

یورپی معاشرے میں عیسائی مذہبی رہنماؤں کی جانب سے سینکڑوں برس تک مذہب کی غلط اور خود ساختہ تشریح، مذہب کے غلط استعمال اور اس کی بنیاد پر عوام کے استحصال کے خلاف چودھویں صدی عیسوی میں شدید منفی ردِّعمل پیدا ہوا، جس کی بنیاد پر ایک تحریک برپا ہوئی۔ اس تحریک کے فکری رہنماؤں نے جو آبائی طور پر خود بھی عیسائی تھے، دینِ عیسیٰؑ میں دَر آنے والے بگاڑ کی اصلاح کرنے کے بجائے خود دینِ عیسوی ہی کو رد کر دیا اور معاشرتی اقدار، قوانین اور اخلاقیات کی تشکیل کے عمل سے دینِ عیسوی کو بے دخل کر دیا۔ عیسائیت کی گرفت کمزور پڑنے سے یورپی عوام میں فکری خلا پیدا ہوا، جسے پُر کرنے کے لیے انسانوں کے خود ساختہ اور متفرق خیالات نے جگہ بنالی۔ مذہب سے باغی ان یورپی لوگوں نے دنیا کے مختلف ملکوں کو تاراج کر کے وہاں حکومتیں قائم کیں تو اپنے لبرل نظریات ہی کو مقبوضہ معاشروں کی تشکیلِ نو کی بنیاد بنایا۔ مقبوضہ مسلم ممالک کے کچھ مسلمان بھی لبرل ازم سے متاثر ہوئے اور اس کے نقیب بن گئے۔

عیسائیت ہی نہیں بلکہ چین کے تاؤازم اور کنفیوشس ازم، جاپان کے شنٹو ازم اور بدھ مت اور ہندوستان کے ہندو مت، لبرل ازم کے سامنے غیر مؤثر ہو چکے ہیں۔ مشرقِ بعید میں پھیلے ہوئے بدھ مت اور نسل پرست یہودیت سمیت تمام مذاہب جو کہ اپنی ساخت وہیئت کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اعتبار سے معاشرے کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی تشکیل میں پہلے بھی کوئی بہت سرگرم کردار نہیں رکھتے تھے، پچھلے ۶۰ برسوں میں لبرل ازم کے فکری طوفانِ بدتمیزی کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئے ہیں اور ریاستی و معاشرتی اُمور میں رہنمائی سے کُلی طور پر دست بردار ہو چکے ہیں۔ ایک دینِ اسلام ہے جو اپنی فکری بنیاد کی مضبوطی کے سبب میدان میں قوت کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لیے تمام لبرل قوتوں کا نشانہ بھی اس وقت دین اسلام اور وہ مسلمان ہیں جو دین اسلام کو اس کی اصل شکل میں اس کی روح کے ساتھ قائم کرنا اور قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

لبرل ازم: دہریت کا مقدمہ

امریکا اور یورپ میں لبرل ازم کے سرخیل، ملحد اور دہریے (atheist یا agnostic) ہیں۔ لبرل ازم اصل میں الحاد اور دہریت کا مقدمہ ہے بلکہ اب تو خود ایک دین ہے اور ایک لبرل شخص ممکنہ طور پر (potentially) ایک ملحد اور 'دہریہ' ہی ہوتا ہے۔ اس لیے کہ خدا اور مذہب سے آزادی اور مذہب میں قطع و برید کی خواہش پہلے عملی اور بالآخر نظری طور پر خدا کے انکار ہی پر منتج ہوتی ہے۔ کوئی سرکاری مذہب نہ رکھنے والے ممالک (مثلاً سکینڈے نیویا، جرمنی، ہالینڈ، مشرقی ایشیا اور چین) میں دہریہ کہلانے والے افراد کی تعداد میں پچھلے چند برسوں میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکا میں ان کی تعداد ۵ فی صد ہے۔ گیلپ انٹرنیشنل کے سروے کے مطابق دنیا کے ۶۵ ممالک کے ۱۱ فی صد افراد نے دہریت کو اختیار کیا ہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ لبرل لوگ جس مذہب سے متعلق ہوتے ہیں، سب سے پہلے اسی کی بنیاد پر ضرب لگاتے ہیں۔ اُس کے شعائر کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اُس دین کے علم برداروں کی تضحیک اور کئی صورتوں میں ریاستی طاقت اور وسائل کے بل پر ان کے قتل تک کے درپے ہوتے ہیں۔

حقیقت سے فرار

جب ایک لبرل یا دہریہ فرد یہ کہتا ہے کہ: ''مذہب انسان کی آزادی کو ختم یا محدود کر دیتا ہے'' تو دراصل وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ خدا انسانوں کا خود سے گھڑا ہوا ایک خیالی وجود ہے اور اس خیالی وجود نے انسانوں کی آزادی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اس قید یا یرغمالی کیفیت سے خود کو اور دوسرے انسانوں کو نکالنے کے لیے یہ لبرل خواتین و حضرات کوشش کر رہے ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تاہم، جو بات یہ لبرل خواتین و حضرات سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتے، وہ یہ ہے کہ اگرچہ حیاتیاتی طور پر (biologically) انسان ایک حیوانی وجود ہی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بہر حال ایک اخلاقی وجود بھی ہے اور یہی اس کی اصل پہچان ہے۔ ایک انسان کے اندر پائی جانے والی صحیح اور غلط کو پہچاننے اور ان میں سے کسی ایک کو اختیار یا رد کرنے کی جبلّی صلاحیت اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان نرا حیوان نہیں ہے۔ ایک بڑا فرق حیوان اور انسان میں یہ ہے کہ انسان اپنے اردگرد کو پہچانتا ہے، اس کا گہرا شعور رکھتا ہے اور اپنی ذات کو پہچاننے اور اسے نمایاں کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسان اشیاء کا تجزیہ کرنے اور ان کے باہمی تعامل کو سمجھنے کی پیدائشی صلاحیت رکھتا ہے اور یقیناً یہ صلاحیت حیوانات میں نہیں ہے۔ انسانوں کی یہ پیدائشی صلاحیتیں اُس کے بچپن سے جوانی تک بتدریج نمو پاتی ہیں، لیکن جانوروں میں ایسی تدریج کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ جبلّی طور پر انسان میں پایا جانے والا 'ضمیر' یہ قوّت رکھتا ہے کہ کسی قسم کے خارجی دباؤ یا قانون کے بغیر حیوانی خواہش پر قابو پا کر کسی بھی غلط کام سے انسان کو روک لے۔ اس کے برعکس حیوانوں میں ضمیر نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔

دنیا کے تمام نظام ہائے حکومت کی طرح دینِ اسلام میں بھی قانون کے نفاذ کے ذریعے برائی کے خاتمے اور اس کی روک تھام کا اہتمام موجود ہے، لیکن اس دین کا انحصار اصل میں ان اخلاقی اقدار کو اپنانے پر ہے جو انسانی ضمیر کی مطابقت میں انسانوں کے خالق نے عطا کی ہیں۔ دنیا میں اس وقت پائی جانے والی تمام اخلاقی اقدار کسی بندر یا انسان نما حیوان نے نہیں بنائی ہیں۔ یہ تمام اقدار الہامی مذاہب کی عطا کردہ ہیں۔ یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اخلاقی اقدار کے معاملے میں تاریخ کے مختلف ادوار میں ظاہر ہونے والے پیغمبرانِ خدا یکساں اور مشترک ورثہ انسانوں کو دے کر گئے ہیں۔ ان تمام پیغمبروں نے قانون سے زیادہ اخلاقی اقدار اور ضمیر کی پکار پر توجہ دینے کی تعلیم دی، اگرچہ ناگزیر صورتِ حال میں تعزیر کا استعمال بھی تجویز کیا۔ (جاری ہے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کامیابی کے نسخے

انتخاب: پروفیسر محمد یاسر اقبال

نوجوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت! کامیابی کی خواہش کس کو نہیں ہوتی، لیکن ضروری نہیں کہ ہر شخص کامیابی کی منزل تک پہنچ جائے۔ البتہ کچھ صفات ایسی ہیں جنہیں اپنا کر ہم کامیابی کی راہ پر چل سکتے ہیں، مثلاً

ا۔ وقت کی قدر کرنا:

وقت مال سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے، مال ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ کمایا جاسکتا ہے لیکن گیا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ بعض لوگ کسی کو پائی پیسہ دینے کو تیار نہیں ہوتے لیکن اپنا قیمتی وقت فضول قسم کے لوگوں کی بیٹھکوں میں خوشی خوشی لٹا دیتے ہیں۔

(فرضی مثال) ''ایک سینئر کو جب دفتر میں کسی جونیئر سے کام ہوتا تو خود اُٹھ کر اس کی ٹیبل پر جاتا اور کام ہوتے ہی واپس اپنی جگہ لوٹ آتا، کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ اگر میں انہیں اپنے کمرے میں بُلاؤں گا تو وہ آئیں گے میرے کہنے پر لیکن جائیں گے اپنی مرضی سے یوں میرا وقت ضائع ہوگا اس لیے میں اپنا وقت بچانے کے لیے خود ان کے پاس چلا جاتا ہوں اور کام ہوتے ہی واپس آجاتا ہوں۔ وقت کی قدر و قیمت پہچانیے، اپنے شب و روز کا جَدْوَل بنائیے، جس میں صرف دُنیاوی کام ہی نہ ہوں بلکہ اوّلاً نمازیں ہوں، تلاوت قرآن ہو، دینی کتابوں کا مطالعہ بھی ہو اور یاد رہے کہ گناہ کا کوئی کام ہمارے جَدْوَل میں نہیں ہونا چاہیے۔ پھر اس جَدْوَل کے مطابق عمل کیجیے، کم وقت میں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بہت سے کام نپٹ جائیں گے۔(ان شاء اللہ)

۲۔اپنا رویہ مثبت رکھیں:

کیسے ہی مایوس کن حالات ہوں کبھی بھی منفی قدم نہ اُٹھائیں کہ کامیابی کا چشمہ ناکامی کے پہاڑوں سے بھی پھوٹ سکتا ہے۔مثبت رویے کو اس مثال سے سمجھیں کہ انڈے، آلو اور چائے کی پتی کو الگ الگ پانیوں میں اُبالا جائے تو انڈا اپنی نرمی چھوڑ کر سخت ہو جائے گا، آلو اپنی سختی چھوڑ کر نرم ہو جائے گا جبکہ پتی پانی میں اپنا رنگ گھول کر اسے اپنے رنگ میں رنگ لے گی،تو مثبت رویے کی مثال چائے کی پتی کی سی ہے جو سختی کرنے پر اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی خوشبودار کر دیتی ہے،سوچئے! آپ کون سا رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

۳۔خود احتسابی:

ہر شخص خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی میں خوبیاں زیادہ ہوتی ہیں تو کسی میں خامیاں، چنانچہ کچھ نہ کچھ خامیاں آپ میں بھی موجود ہوں گی انہیں جاننے کے لیے تھوڑا وقت نکالیے اور تنہائی میں خود کو ''ضمیر کی عدالت'' میں پیش کر دیں، جہاں سائل وکیل اور جج ایک ہی شخص ہوگا اور وہ ہوں گے آپ! اب ضمیر کی عدالت سے جن خامیوں کی نشاندہی ہوں، ان کی لسٹ بنالیں مثلاً میں جلدی غصے میں آ جاتا ہوں، دوسروں سے ہمدردی نہیں رکھتا، کسی کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہوتا، کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دیتا ہوں، مجھے بولنا پسند ہے، کسی کی بات سننے کا حوصلہ نہیں رکھتا وغیرہ وغیرہ۔اب غور کیجیے کہ آپ ان خامیوں سے کس طرح چھٹکارا پا سکتے ہیں؟ پھر عملی کوشش شروع کر دیجیے اور مناسب مدت مثلاً ایک ہفتے بعد لسٹ کو چیک کیجیے کہ آپ نے کتنی خامیوں پر کس قدر قابو پایا!

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۴۔اصلاح قبول کرنا:

کوئی آپ کی اصلاح کرے تو اَڑی نہ کیجئے، اَنا کا مسئلہ نہ بنایئے بلکہ اپنی اصلاح کیجئے۔

فرضی حکایت: ایک شخص آرے سے درخت کا ''تنا'' کاٹ رہا تھا مگر اس کی دھار تیز نہیں تھی، ایک تجربہ کار لکڑہارا اس کے قریب سے گزرا تو اسے سمجھایا کہ تیز دھار والا آرا استعمال کرو ورنہ اس تنے کو کاٹنے میں بہت وقت لگے گا، اس شخص نے سُنی اَن سُنی کر دی، جب بہت وقت گزر گیا اور رات سر پر آ گئی تو اُسے احساس ہوا کہ وہ لکڑہارا درست کہہ رہا تھا، اب اس نے پہلے اپنے آرے کی دھار تیز کی پھر تنا کاٹا تو جلدی اپنے کام سے فارغ ہو گیا۔ اگر وہ اسی وقت لکڑہارے کی بات مان لیتا تو وقت ضائع نہ ہوتا۔ غور کیجیے! کہیں ہمارا مزاج بھی ایسا تو نہیں کہ اصلاح کی بات فوراً نہ مانتے ہوں مگر بعد میں سمجھ آ جاتی ہو، جب اصلاح کرنی ہی ہے تو اسی وقت کیوں نہ کر لی جائے۔

۵۔سکون اور ٹھہراؤ:

بعض لوگ ہر بات میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اکثر کام بگاڑ دیتے ہیں، جبکہ بعض لوگ اطمینان اور سکون سے کام کرتے ہیں، ان کی طبیعت میں ٹھہراؤ ہوتا ہے چنانچہ ان کی کامیابیاں ناکامیوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ٹریفک جام میں جو ڈرائیور لین کی پابندی نہیں کرتے، جانے کے راستے سے آنا شروع کر دیتے ہیں، وہ خود بھی پھنستے ہیں اور دوسروں کی پریشانی بھی بڑھا دیتے ہیں جبکہ جو ڈرائیور لین کی پابندی کرتے ہیں، غلط جگہ گاڑی نہیں پھنساتے وہ خود بھی ٹریفک جام سے نکل جاتے ہیں اور دوسروں کے لیے پریشانی کا سبب بھی نہیں بنتے۔ یاد رکھیے! پانی کا تالاب بھی تھوڑا تھوڑا کر کے بھرتا ہے، ہر کام چٹکی بجاتے ہی ہو جائے، اس کی خواہش تو کی جا سکتی ہے۔ مگر عملاً ایسا ممکن نہیں ہے۔ (جاری ہے)

(بشکریہ ماہنامہ فیضان مدینہ، مارچ ۲۰۱۷ء)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سوالاً جواباً

آیاتِ قرآنی، احادیث نبوی اور اقوالِ صحابہ مبنی بر عقیدۂ ختم نبوت

صادق علی زاہد

سوال: عقیدۂ ختم نبوت کے اثبات میں قرآن کریم میں کتنی آیات موجود ہیں؟

جواب: پورا قرآن مجید آپ ﷺ کی ختم نبوت کا ثبوت ہے تا ہم تقریباً سو (۱۰۰) آیات ایسی ہیں جن سے اس عقیدہ کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

سوال: عقیدۂ ختم نبوت پر کتنی احادیث مبارکہ کتب احادیث میں آئی ہیں؟

جواب: تقریباً دوسودس (۲۱۰)

سوال: عقیدۂ ختم نبوت کے اثبات میں قرآن کریم کی کوئی سی دو مشہور آیات بیان کریں؟

جواب: ا۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۱)

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (۲)

سوال: حدیث نبوی کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کتنے دجال وکذاب جھوٹا دعویٰ نبوت کریں گے؟ مکمل حدیث بیان کریں؟

جواب: حدیث مبارکہ کے مطابق تیس (۳۰) جھوٹے دجال دعویٰ نبوت کریں گے۔ حدیث مبارکہ اس طرح ہے۔ ”عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وَ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ "(۳) ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اور بے شک میری اُمت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔خبردار! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نہیں۔

سوال: مشہور حدیث کے حصہ "اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

سوال: عقیدۂ ختم نبوت کی تائید میں پانچ مختصر حدیثیں بمعہ ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ. (۴) "نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔"

۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (۵) "اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِیْ (۶) "اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کے بعد (کسی اور نبی کی) کوئی امت نہیں۔"

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (کسی نبی کی) آخری مسجد ہے۔(مدینہ میں مسجد نبوی کی طرف اشارہ ہے)۔

۲۔ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ النَّبِیُّ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ فِیْ طِیْنِهٖ (۷) "حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں (اس وقت بھی)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آخری نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی گارے میں تھے۔(ابھی تخلیق نہیں ہوئے تھے)۔"

سوال: عقیدۂ ختم نبوت سے کیا مراد ہے:

جواب: اس عقیدہ کا زبان سے اقرار اور قلبی تصدیق کہ حضور شافع محشر حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بالاتفاق کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جو ایسے دعویدار کو مسلمان تصور کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب قیامت تک کسی قسم کا کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور امت محمدیہ آخری امت ہے۔ اس عقیدہ پر پختہ یقین رکھنے کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔

سوال: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن اپنے خطبہ میں کن الفاظ میں اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَکُمْ (۸) "اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔"

سوال: بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَھُوَ خَتَمُ النَّبِیِّیْنَ اس حدیث کا ترجمہ بیان کریں، نیز بتائیے اس حدیث مبارکہ کے راوی کون ہیں؟

جواب: "آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔"(۹) اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ الاحزاب:۴۰ ۲۔ المائدۃ:۳ ۳۔ مسند ابوداؤد، ج۲،ص۲۰۲
۴۔ ترمذی، ج۲،ص۲۰۹ ۵۔ صحیح مسلم، ج۲،ص۲۷۸ ۶۔ بیہقی، ج۵،ص۱۹۷
۷۔ مستدرک حاکم، ج۲،ص۴۱۸ ۸۔ مسند احمد ۹۔ جامع ترمذی شریف

❁❁❁

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شیڈول چار سالہ ختم نبوت کورسز

(دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ، لاہور)

از سید حبیب الرحمٰن شاہ (متعلم جامعہ رحمت)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہماری جان مال اولاد سے بڑھ کر پیاری ذات نبی مکرم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا۔ اس عقیدہ ختم نبوت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے یہ عقیدہ دین کی اکملیت اور کاملیت میں سے ہے ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بعد اپنی طرف سے من گھڑت کسی کو ظلی یا بروزی ماننا یا آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک کرنا بالا جماع کفر کا ارتکاب کرنا ہے ہر دور میں منکرین ختم نبوت و رسالت نے اس اجماعی عقیدے پر حملہ آور ہونے کی ناکام کوشش کی اور نئے نئے مدعیان نبوت سامنے آئے۔

یوں تو برصغیر میں منکرین ختم نبوت کے کئی گروہ ہیں مگر جو انگریز کا خود کاشتہ فتنہ (قادیانیت) نمایاں طور پر ابھرا یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں سامنے آیا۔ جس نے پہلے مجددیت، مہدویت وغیرھم اور پھر اپنی جھوٹی نبوت کا جال پھیلایا اور کئی سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلایا۔

لیکن مجاہدین ختم نبوت نے ان مدعیان کا بروقت تعاقب کیا اور گلشن ختم نبوت کی پاسبانی کے لیے اپنے تن، من، دھن اور اپنی جان تک کی بازی لگائی جس کی زندہ مثال حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رضا محدث بریلوی، محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت علامہ عبد الستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ امام الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے شیر دل ناموسِ رسالت کے پاسبان میدان میں اتر آئے (مجاہدین و پاسبان ختم نبوت کی طویل فہرست کو بخوف طوالت چھوڑ رہا ہوں) وعظ اور قلم حق کہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مناظرہ ومباہلہ سے ختم نبوت کے دلائل اور شعور ختم نبوت اجاگر کرتے رہے۔ المختصر آج اس دور میں جب ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے نام پر قائم ہونے والے ملک پاکستان کی حکومت اسلام کے دشمن سامراج غیر ملکی طاقتوں کوخوش کرنے کے لیے ان کے خود کاشتہ پودے کو تحفظ دینے پر اتری ہوئی ہے۔

مردمجاہد، مجاہد ختم نبوت، خواجہ غلام دستگیر فاروقی (حفظہ اللہ تعالیٰ) مدیر اعلیٰ مجلّہ ''المنتہیٰ'' بھی تاجدار ختم نبوت ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کا علم اٹھائے ہوئے کبھی تقریر اور کبھی تحریر یعنی اپنی تصانیف کے ذریعے لوگوں کے مردہ دلوں میں اک نئی روح پھونکنے کے لیے اپنی زندگی کا ہر ہر پل ختم نبوت کے مشن کے لیے صرف کر رہے ہیں اور حکومت کے اداروں کو بھانپتے ہوئے چار سال قبل ہی لاہور کی دھرتی پر دارالعلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور میں قوم وملت کے نوجوانوں میں کریم آقا ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا شعور اجاگر کرنے کے لیے شعور ختم نبوت کورس کا آغاز کر دیا تھا۔

میرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں ہے
جو نہ مر مٹے محمد ﷺ پہ میرا ہم سفر نہیں ہے

قارئین کرام!

۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ ستمبر ۲۰۱۵ء بروز پیر، منگل، بدھ، جمعرات کو پہلا سالانہ چار روزہ ختم نبوت کورس دارالعلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور میں منعقد پذیر ہوا جس کو لوگوں کی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے چار نشستوں میں تقسیم کیا گیا اور چار دن روزانہ بعداز نماز عشاء نشستیں ہوتی رہیں بعدازاں اس سالانہ کورس کو دوروزہ کورس کی شکل دی گئی اور اس کورس کو مسلسل سات نشستوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ گزشتہ چار سالوں کے کورسز میں ملک پاکستان کے نامور شیوخ الحدیث، اساتذہ کرام، پروفیسرز، علماء، خطباء اور مقررین نے ختم نبوت ورد قادیانیت کے عنوانات پر بہت ہی علمی گفتگو فرمائی۔

ان تمام کورسز میں مختلف جامعات، اداروں اور کالجز سے منتہی طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ چار سالہ شعور ختم نبوت کورسز کا اجمالاً شیڈول قارئین کی نظر!

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پہلا سالانہ چارروزہ ختم نبوت کورس ۲۰۱۵ء

نشست اوّل: ۲۱ ستمبر ۲۰۱۵ء بروز پیر بعد نماز عشاء

سفیر امن، مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم علی نعیمی (امیر محافظان ختم نبوت پاکستان)

نشست دوئم: ۲۲ ستمبر بروز منگل، بعد نماز عشاء

مجاہد ختم نبوت، حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی (حفظہ اللہ تعالیٰ) مدیر اعلیٰ مجلہ "المنتہیٰ"

نشست سوئم: ۲۳ ستمبر بروز بدھ بعد از نماز عشاء

مجاہد ختم نبوت، مصنف کتب کثیرہ، محقق ختم نبوت، محمد متین خالد

دوسرا سالانہ دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۰۱۶ء

نشست اوّل: ۱۰ نومبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر تا عصر

مجاہد ختم نبوت، مصنف کتب کثیرہ، محقق ختم نبوت، محمد متین خالد

نشست دوئم: ۱۰ نومبر بروز جمعرات عصر تا مغرب

مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم علی نعیمی (امیر محافظان ختم نبوت پاکستان)

نشست سوئم: ۱۰ نومبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء

عظیم مجاہد ختم نبوت جناب محترم المقام عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

نشست چہارم: ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے تا ۱۰ بجے

مجاہد ختم نبوت مرزا شمس الدین (سابق قادیانی)

نشست پنجم: ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک دوپہر اڑھائی بجے تا چار بجے

مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی

نشست ششم: ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک عصر تا مغرب

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محبوب احمد شرقپوری

اختتامی نشست: ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

۱۔ شیخ طریقت نواسہ فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسد اللہ نوری

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۲۔ مصنف کتب کثیرہ، محقق العصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری

تیسرا سالانہ دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۰۱۷ء

نشست اوّل: ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات ظہر تا عصر

مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا قاری ریاض احمد فاروقی

نشست دوئم: ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات عصر تا مغرب

مجاہد ختم نبوت علامہ مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی

نشست سوئم: ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات بعد از نماز عشاء

محقق ختم نبوت، مجاہد ختم نبوت، محترم المقام محمد متین خالد

نشست چہارم: ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے تا ۱۰ بجے

مجاہد ختم نبوت مرزا محمد شمس الدین (سابق قادیانی)

نشست پنجم: ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک، دوپہر اڑھائی بجے تا چار بجے

مجاہد ختم نبوت محترم المقام عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

نشست ششم: ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک عصر تا مغرب

سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ خلیق احمد اعوان

اختتامی نشست: ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

شیخ الحدیث نواسہ فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اسد اللہ نوری

جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی

چوتھا سالانہ دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۰۱۸ء

نشست اوّل: ۸ نومبر بروز جمعرات ظہر تا عصر

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا مفتی لیاقت علی معصومی

نشست دوئم: ۸ نومبر بروز جمعرات عصر تا مغرب

عظیم مذہبی سکالر، مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ پروفیسر محمد الیاس اعظمی

نشست سوئم: ۸ نومبر بروز جمعرات بعد از نماز عشا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مجاہد ختم نبوت، فاتح مرزائیت، محقق ختم نبوت، محمد متین خالد

نشست چہارم: ۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے تا ۱۰ بجے

محقق ختم نبوت، عظیم مذہبی سکالر، محمد ثاقب رضا قادری

نشست پنجم: ۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک اڑھائی تا چار بجے دوپہر

سرمایۂ اہلسنت، مجاہد ختم نبوت، حضرت علامہ صادق علی زاہد

نشست ششم: ۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک عصر تا مغرب

حضرت العلام حضرت علامہ محمد عرفان خان قادری

اختتامی نشست: ۹ نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء

1۔ مجاہد ختم نبوت علامہ محمد ضیاء الدین سیالوی (کراچی) 2۔ مجاہد ختم نبوت عرفان محمود برق 3۔ مردِ شجاعت، اسیر ختم نبوت، پروفیسر شجاعت علی مجاہد 4۔ شاہین ختم نبوت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ قاری خالد محمود کیلانی نقشبندی 5۔ مجاہد ختم نبوت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

نوٹ:

تمام کورسز کی صدارت متوکل علی اللہ پیر طریقت قبلہ حافظ محمد قاسم علی ساقی (آستانہ چشتیہ خیریہ، شکر گڑھ) نے انتہائی محبتوں سے فرمائی۔ کورسز کے اختتام پر شرکاء کو اسناد سے نوازا گیا اور عظیم علماء و شیوخ سے ملاقات کا موقع تفصیلاً میسر آیا۔ جن احباب نے دوران کورسز ہر طرح سے تعاون فرمایا ان کا ذکر رہ جائے تو ناشکری ہوگی۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رمضان غفاری (مدرس جامعہ ہذا)، حضرت علامہ مولانا قاری اکرام اللہ صدیقی (مدرس جامعہ ہذا)، قاری نصیر الدین نقشبندی (امام و مدرس جامعہ ہذا)، قاری نور نبی نقشبندی (رابطہ کمیٹی مجلّہ "المنتہیٰ") اراکین بزم رحمت اور طلباء جامعہ رحمت اللہ تعالیٰ ان سب کے جذبوں کو سلامت رکھے۔ آمین

طالب دعاءِ مغفرت: سید ماجد زبیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تاثرات

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد،

(اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج گرونانک ننکانہ صاحب، بانی و منتظم گوشہ محققین ننکانہ صاحب)

گرامی قدر جناب خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے کہ جناب والا مع الخیر ہوں گے۔

گزشتہ دنوں رات کے تقریباً بارہ بجے آپ محترم صادق علی زاہد صاحب کے ہاں تشریف لائے تو اپنی چند کتابیں اور تین رسائل "المنتہیٰ" صادق کو ہدیہ کر گئے۔ جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی بھی میرے پرانے شناسا ہیں گزشتہ دنوں میں نے وفورِ محبت وعقیدت میں جناب مجددی صاحب کو چند کتابیں تحفۃً بھجوائی تھیں مجددی صاحب نے ان کتب کی رسید اور خالی خولی شکریہ تک ادا کرنا پسند نہ فرمایا۔ کاش وہ ننکانہ صاحب آتے وقت مجھ ناچیز کو بھی یاد کر لیتے اور میں کہتا۔

اے دیکھنے والے دیکھ کے چل ہم بھی تو پڑے ہیں راہوں میں

چلیں ہماری ان سے محبت کم نہ ہوگی وہ نگاہِ الفت سے نوازیں یا نگاہِ ناز سے منہ پھیر کر گزر جائیں۔

صادق صاحب کے ہاں حاضری ہوئی تو آپ کے ہدیہ کردہ رسالہ "المنتہیٰ" کے تین شمارے دیکھے دو شماروں میں سے میرے مطلب کی دو نعتیں نکل آئیں جوان شاء اللہ میری کتاب "عقیدہ ختم نبوت اور ہمارا نعتیہ ادب" کا حصہ بنیں گی۔ جناب سے گزارش ہے کہ "المنتہیٰ" مجھے پابندی سے بھجوائیں مہربانی ہوگی۔ اعزازی ممکن ہو تو فبہا ورنہ سالانہ چندہ بھجوا دوں گا یا آپ V.P.P کر دیں میں وصول کر لوں گا۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں کر لیں۔ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔

ننکانہ صاحب سے بھی ایک علمی، دینی، تحقیقی اور ادبی مجلّے کا اجرا کیا گیا ہے نام ہے "حسن نظر"۔ اس کے دو شمارے منظر عام پر آ چکے ہیں جناب کی خدمت میں دونوں شمارے ارسال کر رہا ہوں اگر "المنتہیٰ" میں دونوں کے تعارف پر چند سطور شامل اشاعت ہو جائیں تو نوازش ہوگی۔

میرے علم وفن اور مطبوعات کے بارے میں اہل علم کے تبصرے اور آراء پر مشتمل ایک کتاب "حسن نظر" کے نام سے میرے صاحبزادے حافظ محمد احسان اللہ شبیر نے مرتب کی ہے اس کا بھی ایک نسخہ ہمراہ ہے۔ اس کے بارے میں بھی "المنتہیٰ" میں چند سطروں کے شامل اشاعت کیے جانے کی درخواست ہے امید ہے مشفقانہ پذیرائی سے نوازیں گے۔ (آئندہ شمارے میں "حسن نظر" رسالہ اور کتاب دونوں پر تبصرہ شامل اشاعت ہوگا۔ ان شاء اللہ)

"ختم نبوت ﷺ" کے عنوان پر ایک نعت ہمراہ ہے براہ کرم! "المنتہیٰ" کی کسی قریبی اشاعت میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ "اے خاتم پیغمبراں ﷺ" صفحہ کی نقل ہمراہ لف ہے۔

امید ہے کہ ہر طرح بخیر ہوں گے۔ تمام احباب اور ساتھیوں کو بہت بہت سلام!

المخلص: پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد (ننکانہ صاحب)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سید صابر حسین شاہ بخاری القادری

(ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی، برہان شریف، ضلع اٹک (پنجاب) پاکستان)

بملاحظہ گرامی برادرم حضرت علامہ غلام دستگیر فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاءاللہ! آپ تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے حوالے سے جہاد بالقلم کا فریضہ احسن انداز میں سر انجام دے رہے ہیں۔آپ کی مرسلہ مطبوعات اور رسائل نظر نواز ہو کر شاد کام ہوا۔

''تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت'' میں آپ نے فاتح قادیان حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کے بارے میں لکھے گئے چند مقالات کو جمع کر کے ایک اہم کام کیا ہے اور پھر آغاز میں ڈاکٹر بہاؤالدین کا بھی علمی محاکمہ فرمایا ہے۔

''انصاف کیجیے!'' اور ''سوز دل'' میں بھی ردقادیانیت کے حوالے سے آپ نے اپنا نالۂ دل سنایا ہے۔یہ دونوں مختصر مگر مفید تر رسائل بھی وقت کی اہمت ضرور ہیں اور فکر انگیز تحریریں ہیں۔

''آئینہ قادیانیت'' میں آپ نے نہایت خوب صورت انداز میں مرزائیت کا آئینہ دکھایا ہے اور مسلمانوں کو اس کے مکر وفریب سے بچانے کی خوب سعی فرمائی ہے۔اس طرح کی مختصر تحریریں آپ شائع فرمایا کریں ان شاء اللہ ان کے مثبت نتائج نکلیں گے۔اپنی کوشش جاری رکھیں۔

تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے آپ نے نہایت خوب صورت مجلّہ ''المنتہیٰ'' بھی جاری کیا ہوا ہے۔ماشاء اللہ ابھی تک اِس کے چھ شمارے نظر نواز ہوئے ہیں ہر شمارہ خوب سے خوب تر کی جانب رواں دواں ہے۔ان میں شامل تمام مقالات نہایت علمی اور معلوماتی ہیں۔اسے جاری وساری رکھیں۔یہ دینی صحافت میں گراں قدر اضافہ ہے۔راقم اپنے مقالہ ''عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں سنی صحافت کا کردار'' میں اس کا ذکر شامل کرے۔

آپ کی مرسلہ کتاب ''پیش گوئیاں'' بہت ہی خوب ہے۔ان شاءاللہ آپ نے بھی کمال مہارت سے مواد یکجا فرمایا ہے۔اس سے ملتا جلتا مقالہ فقیر کا بھی ہے۔

سردست راقم اپنے چند مقالات ارسال خدمت کر رہا ہے۔ ا۔اولیائے ربانی اور فتنۂ قادیان،۲۔پیغمبر آخرالزماں کی نگاہ میں فتنۂ قادیان،۳۔امام احمد رضا اور احترام سادات (''المنتہیٰ'' میں ان پر مختصر تبصرہ فرمادیں) (آئندہ شمارے میں ان کتب پر تبصرہ شامل اشاعت ہوگا۔ان شاءاللہ)

آپ مناسب سمجھیں تو اپنے رسالہ میں ''المنتہیٰ'' میں بھی انہیں شائع فرما سکتے ہیں۔آپ کی دیگر نگارشات کا نہایت شدت سے انتظار رہے گا۔آپ نے رسالہ ''آئینہ قادیانیت'' کے ساتھ غلطی سے قاری عبدالقیوم مجددی نقشبندی کے نام لکھا گیا خط راقم کو ارسال کر دیا ہے۔یہ واپسی ارسال ہے۔ان کا پتا اور نمبر مطلوب ہے۔فکر غوثیہ (کراچی) کا ''تحفظ ناموس رسالت نمبر'' بھی مطلوب ہے۔

بندہ بھی وقتاً فوقتاً اپنے مقالات مطبوعہ وغیر مطبوعہ آپ کی خدمت میں ارسال کرتا رہے گا۔

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام مع اکرام

گدائے کوئے مدینہ

احقر صابر حسین شاہ بخاری،۱۴دسمبر۲۰۱۸ء